عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

جلد:۳۶ | ۱۰تا ۱۷ر جمادی الاول ۱۴۳۸ھ مطابق ۸تا ۱۵ر فروری ۲۰۱۷ء | شمارہ:۶

رئیس المحدثین حضرت مولانا سلیم اللہ خانؒ

الجزائر میں قادیانی اور صہیونی نیٹ ورک

ایمان و یقین کی طاقت

اسلامی تعزیرات کی معاشرتی اہمیت

Email: editorkn@yahoo.com

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.org
http://www.khatm-e-nubuwwat.com

والدین کی طرف سے جہیز میں دیا گیا سامان لڑکی کا حق ہے

س:......بعض ناگزیر اور غیر ذمہ دارانہ حرکات کی وجہ سے میں اپنے شوہر کے ساتھ نہیں رہنا چاہتی اور طلاق چاہتی ہوں، اس سلسلے میں میرے شوہر اپنے بہنوئی اور اپنے دو بھائیوں کے ہمراہ ہمارے گھر آئے، ہم نے طلاق نامہ اس کو دیا کہ اس پر دستخط کردو، جس پر اس نے اعتراض لگاتے ہوئے انکار کردیا، اس دوران تلخ کلامی ہوگئی اور وہ گھر سے چلا گیا، ساتھ ہی ہمارا تیار کردہ طلاق نامہ بھی لے گیا، کچھ دنوں بعد اس کے بہنوئی میرے والد کے پاس آئے اور ایک طلاق نامہ کی فوٹو کاپی دی کہ یہ اس نے بھجوایا ہے، اس طلاق نامے پر وہ طلاق دینے پر راضی ہے۔ آپ لوگ راضی ہوں تو میں دستخط کروا کر لاتا ہوں جبکہ حق مہر مجھے صرف ایک ہزار روپیہ ادا کیا تھا، طلاق نامہ میں پچیس ہزار کی ادائیگی تحریر کروائی تھی جو کہ غلط تھی، جس کی نقل ہمراہ ہے، منسلک طلاق نامے کے مضمون سے واضح ہوتا ہے کہ اس کی مکمل تشکیل میرے شوہر کی منشا اور مرضی کے بغیر ممکن نہیں۔ اب جب اس سے رابطہ کرتے ہیں تو وہ بلیک میل کررہا ہے کہ جہیز کا سامان واپس نہ مانگو بلکہ جو میری چیزیں ہیں وہ واپس کردو تو میں مذکورہ طلاق نامہ پر دستخط کردوں گا۔

س:......کیا منسلک طلاق نامہ لکھوا کر بھیجنے کی صورت میں طلاق واقع ہوگئی ہے؟ کیا جہیز کا سامان قبضے میں رکھنا شرعاً جائز عمل ہے؟ شوہر کی متذکرہ غیر ذمہ دارانہ حرکت کے بعد سے والدین کے گھر ہوں اس عرصہ کے خرچ کا مطالبہ کرسکتی ہوں؟

ایک سائلہ، کراچی

ج:......۱:... صورت مسئولہ اگر سائلہ کا بیان اور سوال کے ساتھ منسلکہ طلاق نامہ کا متن واقعتاً حقیقت پر مبنی ہے تو اس کی رو سے مسماۃ پر تین طلاق واقع ہوچکی ہیں اور اپنے شوہر پر حرمت مغلظہ کے ساتھ حرام ہوچکی ہے، عدت گزرنے کے بعد یہ آزاد ہے جہاں چاہے، نکاح کرسکتی ہے۔

۲:... جہیز کا سامان اگر لڑکی کو والدین کی طرف سے ملا ہے تو یہ شرعاً اسی کا حق ہے، جدائی کی صورت میں یہ اس کو ملے گا، لڑکے والوں کا اس پر قبضہ رکھنا درست نہیں۔

۳:... اگر آپ کا بیان صداقت پر مبنی ہے تو اس صورت میں آپ ان سے اس کی حیثیت کے مطابق خرچہ کا مطالبہ کرسکتی ہیں۔

بیوی کو والدین سے ملنے سے منع کرنا

س:......اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو اس کے والدین سے ملنے سے روکے تو اس کے لئے کیا حکم ہے؟ کیا بیوی کو شوہر کی بات مان لینی چاہئے اور والدین سے ملنا چھوڑ دینا چاہئے؟

ج:......شوہر کو شرعاً کوئی حق نہیں ہے کہ وہ بیوی کو اس کے والدین سے ملنے سے منع کرے اور تعلق توڑنے پر مجبور کرے ایسا کرنا اس کے لئے ہرگز جائز نہیں ہے، ہاں اگر کوئی غیر شرعی بات ہو اس کی وجہ سے منع کیا ہے تو اسے چاہئے کہ وہ احسن طریقہ سے اس معاملہ کو حل کرے اور پیار سے سمجھائیں لیکن والدین سے ملنے سے منع نہ کرے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

ہفت روزہ
ختمِ نبوۃ

مجلسِ ادارت

مولانا سیّد سلیمان یوسف بنوری — صاحبزادہ مولانا عزیز احمد
علامہ احمد میاں حمادی — مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
مولانا قاضی احسان احمد

جلد:۳۶ — ۱۰تا۱۶ ربجادی الاول ۱۴۳۸ھ مطابق ۸تا۱۵ رفروری ۲۰۱۷ء — شمارہ:۶

سرپرست
حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر مدظلہ
حضرت مولانا حافظ ناصرالدین خاکوانی مدظلہ

مدیر اعلیٰ
مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ
مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر
مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ

معاون مدیر
عبداللطیف طاہر

قانونی مشیر
حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ
منظور احمد میؤ ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر
محمد انور رانا

تزئین و آرائش:
محمد ارشد خرم محمد فیصل عرفان خان

اس شمارے میں!

علماءٔ خطباءٔ اور ائمہ مساجد کے نام	۵	محمد اعجاز مصطفیٰ
نبی اکرم ﷺ کے معاشی حالات (۲)	۹	مفتی عبدالرؤف سکھروی
اسلامی تعزیرات کی معاشرتی اہمیت	۱۱	ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر مدظلہ
رئیس المحدثین حضرت مولانا سلیم اللہ خانؒ،	۱۵	مولانا اللہ وسایا مدظلہ
حضرت مولانا عبدالحفیظ مکیؒ، مولانا محمد اسلم چشتیؒ	۱۷	" " " "
ایمان و یقین کی طاقت	۱۸	مولانا ابوالحسن علی ندویؒ
الجزائر میں قادیانی اور صیہونی نیٹ ورک...	۲۰	منصور عادل
مولانا محمد اکرم طوفانی کا دورۂ کراچی	۲۱	مولانا عبدالحی مطمئن
مفتی محمد راشد مدنی کی تبلیغی مصروفیات	۲۳	" " " " "
تحفظ ختم نبوت کی خاطر قربانیاں (۲)	۲۵	مولانا حذیفہ وستانوی

زرتعاون

امریکا، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۵ ڈالر، یورپ، افریقہ: ۷۵ ڈالر، سعودی عرب،
متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۶۵ ڈالر
فی شمارہ ۱۰ روپے، ششماہی: ۲۲۵ روپے، سالانہ: ۴۵۰ روپے

WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT, A/c# 0010010964680019
(انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر) IBAN NO. PK68ABPA0010010964680019
AALMI MAJLIS TAHAFFUZ KHATM-E-NUBUWWAT 0010010964710018
(انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر) IBAN NO. PK45ABPA0010010964710018
Allied Bank Binori Town Branch Code: 0159 Karachi.

بیاد

امیر شریعت مولانا سیّد عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
خطیب پاکستان مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
محدث العصر حضرت مولانا سیّد محمد یوسف بنوریؒ
خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمدؒ
فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ
مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ
ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ
شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ
حضرت مولانا سیّد انور حسین نفیس الحسینیؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ
شہید ختم نبوت حضرت مفتی محمد جمیل خانؒ
شہید ناموس رسالت مولانا سعید احمد جلال پوریؒ

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی فون: ۳۲۷۸۰۳۳۷ فیکس: ۳۲۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)
Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi
Ph:32780337, Fax:32780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: ۰۶۱-۴۷۸۳۴۸۶، ۰۶۱-۴۵۸۳۴۸۶
Hazori Bagh Road Multan
Ph:061-4583486, 061-4783486

لندن آفس:
35,Stockwell Green
London, SW9 9HZ U.K
Ph:0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری — مطبع: القادر پرنٹنگ پریس — طابع: سیّد شاہد حسین — مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

احادیث قدسیہ

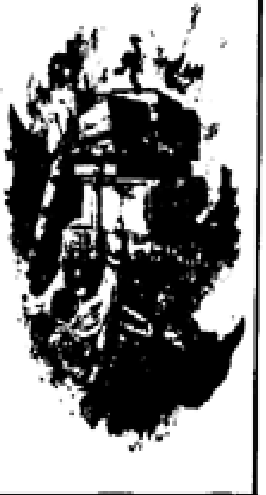

سحبان الہند حضرت مولانا احمد سعید دہلویؒ

ذکرِ الٰہی

حدیث قدسی ۱۹: حضرت انسؓ کی روایت میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے جو غصے اور غضب کے وقت مجھے یاد کرے گا میں بھی غصے اور غضب کے وقت اسے یاد کروں گا اور نافرمانوں کو جس طرح مٹاتا اور برباد کرتا ہوں اس کو برباد نہ کروں گا۔ (دیلمی)

حدیث قدسی ۲۰: حضرت عمرو بن الجموح کی روایت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندوں میں سے میرے دوست اور میری مخلوق میں سے میرے ولی وہ لوگ ہیں جو میری یاد کے شوق میں میرا ذکر کیا کرتے ہیں اور ان کی وجہ سے میں ان کا ذکر کیا کرتا ہوں۔ (حکیم ابو نعیم) یعنی اس شوق میں میرا ذکر کرتے ہیں کہ میں بھی ان کا ذکر کروں گا۔

حدیث قدسی ۲۱: حضرت ابو سعید خدریؓ کی روایت میں ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ قیامت میں فرمائے گا: آج کے دن اہلِ کرم اور ذی شرافت حضرات کو میدانِ حشر کے لوگ جان لیں گے اور آج یہ معلوم ہو جائے گا کہ حقیقی شرفا کون ہیں، لوگوں نے دریافت کیا: یا رسول اللہ! وہ کون لوگ ہوں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسجدوں میں مجالس ذکر کے شرکاء۔ (احمد، ابو یعلیٰ)

حدیث قدسی ۲۲: حضرت جابرؓ کی روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰؑ پر وحی نازل کی اے موسیٰ! کیا تم یہ چاہتے ہو کہ میں تمہارے مکان میں تمہارے ساتھ سکونت اختیار کروں حضرت موسیٰؑ اس بشارت کو سن کر سجدے میں گرے اور عرض کی الٰہی یہ کیونکر ہو سکتا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے موسیٰؑ! کیا تم نہیں جانتے جو شخص میرا ذکر کرتا ہے، میں اس کا ہم نشین ہوتا ہوں اور جس جگہ میرا بندہ مجھ کو تلاش کرتا ہے تو مجھ کو پا لیتا ہے۔ (ابن شاہین) یہ روایت اسناد کے اعتبار سے ضعیف ہے۔

حدیث قدسی ۲۳: حضرت ابوذرؓ سے مرفوعاً روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: عقلمند شخص کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنی زندگی کے اوقات کو تین حصوں میں تقسیم کرے، ایک حصے میں اپنے رب سے مناجات کیا کرے اور ایک حصہ میں اپنے نفس سے محاسبہ کیا کرے اور ایک حصہ کو کھانے پینے وغیرہ کے لئے مقرر کرے۔ (ابن حبان) مناجات یعنی ذکر الٰہی اور خدا تعالیٰ سے دعا اور نفس کے محاسبہ یہ ہے کہ اپنے اعمال پر غور کرے کہ اس نے اچھے کام کتنے کئے اور بُرے کام اس سے کتنے سرزد ہوئے۔

نماز

عملی شریعت کا پہلا اور بنیادی رکن

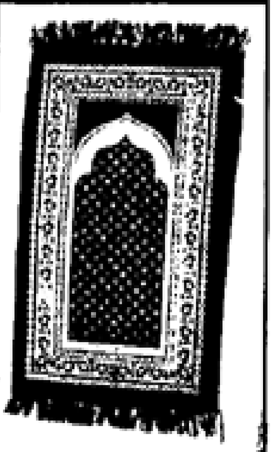

حضرت مولانا مفتی محمد نعیم دامت برکاتہم

مسائل تیمم

س:...... تیمم کا طریقہ کیا ہے؟

ج:...... تیمم کا طریقہ یہ ہے کہ پاک مٹی یا جو چیز مٹی کی جنس سے ہو، اس پر دونوں ہاتھ مار کر ہاتھ کو جھاڑتے ہوئے صرف ایک مرتبہ چہرے پر مَل لے، پھر دوبارہ مٹی پر ہاتھ مار کر دونوں ہاتھوں کو کہنیوں سمیت مَل لے۔ نیز ہاتھوں کی انگلیوں کے درمیان بھی انگلیاں پھیر لے اسے خلال کہتے ہیں۔ ملنے میں شرط یہ ہے کہ بال برابر بھی جگہ چہرے اور ہاتھوں میں ایسی باقی نہ رہے جس پر ہاتھ نہ پھیرا گیا ہو۔ بس یہ دو کام کر لینے سے تیمم مکمل ہو جائے گا۔

س:...... کیا تیمم کے لئے اس سے پہلے نیت کرنا ضروری ہے؟

ج:...... جی ہاں! تیمم کے لئے دل میں تیمم کا ارادہ کرنا ضروری ہے۔

س:...... کیا وضو اور غسل کے قائم مقام تیمم کے طریقے میں کوئی فرق ہے؟

ج:...... وضو اور غسل جنابت کے تیمم میں کوئی فرق نہیں دونوں کا ایک ہی طریقہ ہے۔

س:...... کیا تیمم کرنے کے بعد وہ تمام عبادتیں (فرض، نفل، تلاوت قرآن وغیرہ) ادا کی جا سکتی ہیں جو وضو اور غسل کے بعد ادا کی جاتی ہیں؟

ج:...... جی ہاں! چونکہ شریعت نے تیمم کو وضو اور غسل کے قائم مقام بتلایا ہے، اس لئے تیمم کرنے کے بعد بلا کھٹکے وہ تمام عبادتیں ادا کی جا سکتی ہیں، جنہیں وضو اور غسل کے بعد ادا کیا جاتا ہے۔

س:...... تیمم کن چیزوں سے ٹوٹ جاتا ہے؟

ج:...... تیمم ان تمام چیزوں سے ٹوٹ جاتا ہے جن سے وضو ٹوٹتا ہے، اسی طرح پانی ملنے اور اس کے استعمال پر قادر ہو جانے سے بھی تیمم ٹوٹ جاتا ہے۔

مسجد

س:...... مسجد کسے کہتے ہیں؟

ج:...... زمین پر موجود ایسی جگہ کو جسے کسی مسلمان، حکومت وقت، علاقائی ذمہ داروں نے اپنی ملکیت سے مستقل طور پر نکال دینے کے بعد تمام مسلمانوں کے لئے نماز اور دیگر عبادات کی اجتماعی اور انفرادی ادائیگیوں کے لئے وقف کر دیا ہو، مسجد کہتے ہیں۔ اس کی جمع مساجد ہے اور چونکہ اس کی نسبت بیت اللہ سے بھی کی جاتی ہے، اس لئے انہیں اللہ تعالیٰ کا گھر بھی کہا جاتا ہے۔

(جاری ہے)

اداریہ

محمد اعجاز مصطفیٰ

علمأ وخطبأ اورائمہ مساجد کے نام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وسلامٌ علی عبادہ الذین اصطفیٰ

مرجع العلماء، استاذ الاساتذہ، شیخ الحدیث حضرت مولانا سلیم اللہ خان رحمۃ اللہ علیہ نے علماؤ خطباء اور ائمہ مساجد کے نام ایک خاص مکتوب، اہم وصیت اور زندگی کی آخری تحریر چھوڑی ہے۔ ہفت روزہ ختم نبوت کے قارئین کے لئے اسے بطور اداریہ پیش کیا جاتا ہے۔

شیخ المشائخ، استاذ الاساتذہ، رئیس المحدثین حضرت اقدس مولانا سلیم اللہ خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ اب اس دنیا میں نہیں رہے۔ مگر آپ کا تابناک کردار تا ابد زندہ رہے گا، اور آنے والی نسلوں کو رہنمائی دیتا رہے گا۔ آپ محض لفظوں کے نہیں بلکہ عمل کے آدمی تھے۔ پوری زندگی علم و عمل اور عزم و عزیمت کے ساتھ گذاری۔ دین پر تصلب، سنت پر مداومت، تمسک بالحدیث، اہل حق کی اتباع، اور اکابر وقت کی صحبتوں نے آپ کو در مکنون بنادیا تھا۔ دور حاضر کے اکثر بڑے علماء، شیوخ حدیث اور مشائخ وقت آپ کے براہ راست یا بالواسطہ شاگرد تھے۔ اللہ پاک نے آپ کی ذات کو مرجعیت کا مرکز بنادیا تھا۔ آپ حق گو تھے اور بلا خوف لومۃ لائم کلمہ حق ادا فرماتے۔ آپ کی حق گوئی محض اغیار کے لیے نہ تھی بلکہ اگر اپنوں میں کوئی قابل اصلاح بات دیکھتے، کہیں کسی ہم مسلک فرد کو اکابر کی راہ سے برگشتہ پاتے تو نہی عن المنکر کا فریضہ انجام دیتے۔ اخیر عمر میں امت کے حوالے سے آپ کی فکرمندی بہت بڑھ گئی تھی۔ افراد و اشخاص اور جماعتوں کو خطوط، زبانی پیغام یا فون کے ذریعے ضرور متوجہ فرماتے۔ آپ کی اہل حق کے مختلف طبقات پر گہری نگاہ تھی، ان میں در آنے والی کمزوریوں اور خامیوں کا بھی ادراک رکھتے تھے۔ آپ کا خیال تھا کہ حضرات مشائخ کرام کے تتبع میں عمومی خطوط کے ذریعے ایک تسلسل کے ساتھ بعض اہم دینی امور کی طرف متوجہ کیا جائے۔ زیر نظر خط اسی سلسلے کی ایک کڑی تھی۔ آپ اس کے مندرجات کو ملاحظہ فرمایئے، اب یہ محض ایک دل دردمند کی آواز نہیں بلکہ اہل حق سے وابستہ ہر فرد کے لیے حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی وصیت بھی ہے اور آئندہ کا لائحہ عمل بھی۔ قارئین کرام سے درخواست ہے اسے صرف حضرت والا کی ایک تحریر سمجھ کر نہ پڑھیں بلکہ توشہ خاص خیال فرمائیں، اور اس پیغام کی اصل روح کو اپنے رگ و پے میں جذب کریں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

"نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم، اعوذباللّٰہ من الشیطٰن الرجیم بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم

قال اللہ تبارک وتعالیٰ: ﴿كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ﴾.

وقال اللہ تعالیٰ: ﴿وَالْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ يَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ﴾.

گرامی قدر.......... السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ امید ہے مزاج گرامی بعافیت ہوں گے۔

ایک عرصے سے دل میں خیال پختہ ہو رہا تھا کہ آں جناب کی خدمت میں ایک عریضہ ارسال کیا جائے، اس عریضے کے ذریعے آپ کی خدمت میں اپنے دلی جذبات کا اور عمومی طور پر ہمارے دینی احوال پر اپنی فکرمندی کا اظہار کیا جائے۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو علوم نبوت کا وارث و امین بنایا ہے اور منبر و محراب کے ذریعے دین حق کے بیان اور تبلیغ و اشاعت کے لیے منتخب فرمایا ہے، یہ ایک بہت بڑا اعزاز بھی ہے اور ذمے داری بھی، اس بات میں کوئی شک نہیں کہ ہمارے پاس منبر و محراب اپنے مافی الضمیر کے اظہار کے لیے طاقت ور ذریعہ ہے اور اس ذریعے سے امت مسلمہ کے لیے دینی خدمات کا فریضہ کافی حد تک انجام دیا جا رہا ہے......لیکن اگر معاشرے میں پھیلے فساد و بگاڑ کے ساتھ اپنی سعی و کاوش کا موازنہ کیا جائے تو غالباً ہمیں خود پر شرمندگی ہوگی۔

آج کے دور میں معاشرتی بگاڑ جس قدر بڑھ گیا ہے، اس کا احاطہ کرنا شاید ممکن نہ ہو، پہلے یہ بگاڑ اپنے اثرات کے اعتبار سے محدود ہوتا تھا، بعض مخصوص اذہان و افراد یا مخصوص طبقات ہی اس کا شکار ہوتے تھے، مگر اب ایسا نہیں ہے، اس بگاڑ نے ہمارے ان طبقوں کو، افراد و اشخاص کو بھی اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے جو امت کے مقتدا اور پیش وا ہیں۔ اخلاقیات کے باب میں وہ تمام برائیاں جن کا تصور کیا جا سکتا ہے ہمارے معاشرے میں پائی جا رہی ہیں۔ منکرات و محرمات کا شیوع بڑھ گیا ہے۔ مسلمانوں کو بے دینی، اخلاقی بے راہ روی اور بدعقیدگی میں مبتلا کرنے کے لیے باطل ہر رنگ و روپ میں اپنی تمام سائنسی ایجادات اور آلات و وسائل کے ساتھ مصروف ہے۔ باطل کے پاس ٹیکنالوجی بھی ہے اور حکومت و قانون کی لاٹھی بھی۔ وہ اپنے نصاب تعلیم و تربیت اور ذرائع ابلاغ کے ذریعے دماغوں کو بدل رہا ہے، اور ہمارے معاشرتی نظام میں پوری قوت کے ساتھ شگاف ڈال رہا ہے۔ اگر آپ اس سلسلے میں کچھ جاننا چاہیں تو صرف ایک دن کے اخبارات اٹھا کر دیکھ لیجیے، آپ کو اپنی قوم کے اخلاقی دیوالیہ پن اور باطل کی کامیاب محنتوں کا بخوبی اندازہ ہو جائے گا۔ ماہ نامہ ''وفاق المدارس'' ربیع الاول ۱۴۳۸ھ کے شمارے میں ہم نے متحدہ امریکا کے کمیشن برائے بین الاقوامی مذہبی آزادی کے تعاون سے شائع ہونے والی رپورٹ ''پاکستان میں عدم برداشت کی تدریس'' کا جائزہ پیش کیا تھا۔ یہ رپورٹ ہم سب کی آنکھیں کھول دینے کے لیے کافی ہے۔ باطل نے نہایت مسرت کے ساتھ بتایا ہے کہ اس کا پیغام پورے اثرات کے ساتھ ہر ہر جگہ پہنچ رہا ہے۔ باطل اپنی محنت سے اس قدر پرامید ہے کہ اب وہ دیدہ دلیری اور زریدہ دہنی کے ساتھ ہمیں کہہ رہا ہے کہ خاکم بدہن، العیاذ باللہ ہم اسلام کو سچا دین سمجھنا چھوڑ دیں۔

اس کے بعد ذرا ہم اپنی ذمے داریوں اور اپنی مساعی کا جائزہ لیں تو معاف فرمایئے گا بہت حوصلہ شکن صورت حال سامنے آئے گی۔ مجھے کہنے دیجیے کہ ہم میں سے اکثریت، جس کا علوم نبوت پر دسترس کا دعویٰ ہے وہ محض جمعہ کے بے روح بیان پر قانع ہیں یا پانچ وقت کی نماز پڑھا کر خود کو اپنے فرائض سے سبکدوش خیال فرماتے ہیں، حالانکہ وارث علم نبوت ہونے کے ناطے علماء کی ذمہ داری ہے کہ وہ امت میں خیر و بھلائی کا حکم کریں اور منکرات کی نکیر کریں۔ دیکھیے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کس جزم کے ساتھ اور کس وعید کے ساتھ خیر و بھلائی کا حکم ارشاد فرما رہے ہیں:

''والذی نفس محمد بیدہ لتامرن بالمعروف ولتنھون عن المنکر ولتأخذن علیٰ ید السفیہ ولتاطرن علی الحق اطراً ،اولیضربن اللہ قلوب بعضکم علیٰ بعض ،ثم یلعنکم کما لعنھم ''. (رواہ ابوداؤد، کتاب الملاحم)

ایک دوسری حدیث شریف میں یوں ارشاد ہے:

''عن انس رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال: لاتزال لاالٰہ الااللہ تنفع من قالھا وترد عنھم العذاب والنقمۃ مالم یستخفوا بحقھا،قالوایارسول اللہ ،وماالاستخفاف بحقھا؟قال: یظھر العمل بمعاصی اللہ ،فلاینکر ولا یغیر''. (الترغیب للمنذری)

موجودہ دور میں پھیلے بے پناہ شر وفساد اور بگاڑ کے سیلاب کے سامنے بند باندھنے کے لیے کسی اور کو نہیں آپ علماء کو ہی آگے بڑھنا ہے، مگر ہم دیکھ رہے ہیں کہ اس کے لیے جس تڑپ، دل سوزی، لگن اور محنت کی ضرورت ہے، وہ مفقود ہے۔ آج کا ماحول ہر ہر عالم سے حضرت مجدد الف ثانی، حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی، حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی، حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی، حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی، حضرت مولانا محمد الیاس دہلوی، حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمہم اللہ جیسے کردار کا تقاضا کرتا ہے۔

آپ ماشاء اللہ عالم دین ہیں، آٹھ دس سال لگا کر آپ نے جس مدرسہ یا دار العلوم میں دینی تعلیم کی تکمیل کی، اس کے بعد تو آپ پر خود بخود بلغوا عنی ولو آیۃ کے مصداق معاشرے کی صلاح واصلاح کی ذمے داری عائد ہو جاتی ہے۔ آپ پر لازم ہو جاتا ہے کہ جس دین کو آپ نے آٹھ دس سال لگا کر پڑھا اور سیکھا وہ نہ صرف آپ کے کردار وعمل اور افکار وخیالات سے جھلکے بلکہ اہلیت واستعداد کے مطابق اپنے گھر، محلے اور مسجد ومدرسہ کے ماحول میں اس کے بیان وتبیان کا کوئی موقع ہاتھ سے نہ جانے دیں۔

اللہ تعالیٰ نے آپ پر بہت بڑا فضل فرمایا ہے۔ آپ مدرسہ کے مہتمم ہیں یا استاد! آپ کسی مسجد کے امام ہیں یا خطیب!...... آپ پر لازم ہے کہ تواصی بالحق کا فریضہ بہر صورت انجام دیتے رہیں، منبر ومحراب آپ کے پاس بہت طاقت ور ذریعہ ہے۔ الحمد للہ ہم دین کی تعلیم وتبلیغ اور نشر واشاعت کے لیے سائنسی آلات یا ٹیکنالوجی کے محتاج نہیں۔ دینی تعلیمات میں معمولی غور وفکر سے بھی یہ امر واضح ہو جاتا ہے کہ جس طرح اسلام کا مقصد معلوم ومتعین ہے اسی طرح حصول مقصد کے لیے وسائل واسباب بھی معلوم ومتعین ہیں۔ اسلام ٹیکنالوجی کے سہاروں کی بجائے براہ راست مخاطب کی باطنی وقلبی اور اخلاقی وروحانی تبدیلیوں کا داعی ہے۔ یوں بھی بسا اوقات ٹیکنالوجی کے ذریعے دین کی تبلیغ واشاعت کے اثرات نہ صرف محدود ہوتے ہیں بلکہ منفی نتائج بھی دیتے ہیں۔

ہمارے پاس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اُسوہ حسنہ اور دعوت کے باب میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک طریقے متوارث چلے آرہے ہیں، یقین فرمایئے ان طریقوں کو ان کی روح کے مطابق عمل میں لایا جائے تو دیرپا اثرات کے حامل نظر آئیں گے...... اور وہ حسب ذیل ہیں:

☆...... منبر ومحراب کے ذریعے خطبہ وخطابات۔

☆...... انفرادی اور شخصی ملاقاتوں کے ذریعے دینی دعوت، دینی تعلیم اور تزکیہ نفس کی کوششیں۔

☆...... مکاتیب (خطوط) کے ذریعے تبلیغ دین کا اہتمام۔

☆...... حلقہ (یعنی مدرسہ) کے ذریعے اجتماعی تعلیم دین۔

الحمد للہ یہ تمام مسنون طریقے ہماری دسترس میں ہیں، مگر فرق یہ پڑ گیا ہے کہ بوجوہ ہم ان طریقوں کو اپنانے سے گریزاں ہیں۔ ہاں! ان طریقوں کو اپنانے کے لیے ﴿لَا يُرِيْدُوْنَ عُلُوًّا فِي الْاَرْضِ﴾ پر یقین واعتماد لازم ہے۔

ہماری آپ سے درخواست ہے کہ موجودہ معاشرتی بگاڑ کو ہلکا خیال نہ فرمائیں، چاروں جانب باطل نے اپنے فتنہ وفساد کی آگ دہکا رکھی ہے۔ اس آگ کو فرو کرنے میں آپ سے جو بن پڑتا ہے کر گذریں، یہ موجودہ وآئندہ نسلوں پر آپ کا احسان ہوگا۔ آپ مسجد کے امام ہیں یا خطیب، تو خود کو صرف نماز پڑھانے اور جمعہ کا بیان کرنے تک محدود نہ رکھیں، ممکن ہو سکے تو مندرجہ ذیل امور کا اہتمام کرنے کی سعی فرمائیں:

درس قرآن مجید:

☆...... روزانہ، ورنہ ہفتے میں ایک دن ضرور مقرر کر کے اہل محلّہ کے لیے عمومی درس قرآن مجید کا اہتمام فرمائیں، اس سلسلے میں خاص طور پر تیاری بھی کریں۔ کتب تفسیر وحدیث سے رجوع کریں۔ البتہ ایک بات کا خیال رکھیں کہ عمومی درس قرآن میں صرفی نحوی ترکیبوں اور خالص علمی اسلوب اختیار نہ کریں بلکہ علیٰ قدر عقولہم پیرایہ گفتگو اختیار کریں۔ رات کے اخیر پہر رب کریم سے اپنی اور اہل محلّہ کی ہدایت کی مخلصانہ دُعائیں آپ کی

محنت کوثمر آور کردیں گی۔

درس حدیث:

☆......پانچ وقت نمازوں میں سے کسی ایک نماز کے بعد کم از کم پانچ منٹ کا درس حدیث ضرور دیں۔اس سلسلے میں کتاب الاخلاق، کتاب البر والصلہ، کتاب الرقاق، کتاب المعاشرۃ والمعاملات، کتاب اشراط الساعۃ کو خاص طور پر مدنظر رکھیں، حضرۃ مولانا محمد منظور نعمانی رحمۃ اللہ علیہ کی ’’معارف الحدیث‘‘ آپ کی بہترین رفیق ہوسکتی ہے۔

فقہی مسائل کا بیان:

☆......کسی ایک نماز کے بعد دعا سے قبل نمازیوں کو روزانہ صرف ایک مسئلہ بتانے کا اہتمام فرمائیں، ایسے روزمرہ پیش آمدہ مسائل جن میں عوام مبتلا ہوتے ہیں مختصر اور عمومی انداز میں شرعی راہ نمائی کا فریضہ انجام دیں۔’’بشروا ولا تنفروا‘‘ کی ہدایت کے ساتھ حکمت ودانائی کو پیش نظر رکھتے ہوئے الفاظ اور جملوں کے انتخاب میں احتیاط برتی جائے۔فرقوں یا افراد کے ناموں کے ساتھ تنقید کی بجائے صحیح مسائل کو سامنے رکھا جائے۔

اس بات کا ضرور خیال رکھیے کہ آپ کی مسجد میں پہلے سے جو تعلیمی، تبلیغی اور خانقاہی سلسلے جاری ہیں وہ بالکل متاثر نہ ہوں، دیگر دینی کاموں میں رفیق وحلیف تو بنیں فریق ہرگز نہ بنیں۔اگر کوئی شخص یا جماعت آپ کے کام میں مزاحم ہو تو دل گرفتہ نہ ہوں، محبت اور شفقت سے سمجھائیں۔دعوت دین کے سلسلے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوہ آپ کے پیش نظر رہے گا؛ ہمدردی، دل سوزی، دین حق کے بیان کا جذبہ کار فرما رہے گا تو ان شاء اللہ کامیابی ملے گی۔

جمعہ کا بیان:

☆......جمعہ کا بیان بھی نہایت اہمیت کا حامل ہے۔آپ اس حقیقت سے بخوبی واقف ہوں گے کہ جمعہ کے دن ہمارے ہاں لوگ عموماً بیان کے آخر میں مسجد پہنچتے ہیں؛ لیکن جہاں کہیں کوئی خطیب بھرپور تیاری کے ساتھ جمعہ کا بیان کرتا ہے وہاں لوگ ذوق وشوق کے ساتھ آغاز خطاب میں پہنچنا شروع ہوجاتے ہیں۔یہ رویہ اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ لوگ بھلائی کی بات سننا چاہتے ہیں، فرق صرف انداز بیان کا ہے۔جتنا جاندار اسلوب بیان ہوگا، از دل خیزد بر دل ریزد کی کیفیت ہوگی اسی قدر لوگوں کی حاضری زیادہ ہوگی۔جمعہ کے دن لوگوں کی حاضری کو اللہ پاک کی عنایت سمجھیے۔اس موقع کو سرسری بیان میں ضائع مت کیجیے۔جمعہ کے بیان کے لیے کوئی موضوع سوچ کر ہفتہ بھر اس کے لیے محنت کیجیے۔محض فضائل کے بیان پر اکتفا نہ کیجیے بلکہ امر بالمعروف ونہی عن المنکر کا حق ادا کیجیے۔اسلامی اعتقادات، اسوہ رسول، اسلامی اخلاق ومعاشرت، صحابہ کرام کے مقام ومرتبہ، صحابہ کے طرز معاشرت کا بیان، عصر حاضر میں پھیلے گمراہ کن جدید فتنوں سے آگاہی، خصوصاً جدیدیت کے طوفان سے امت کو بچانے کی فکر کریں۔بدعات ورسوم کی بیخ کنی کے لیے بھی لسانی جدوجہد کریں۔افسوس کی بات ہے کہ آج کئی دیندار اور اکابر کے نام لیوا بھی بدعات کا ارتکاب کرتے نظر آتے ہیں۔اس سلسلے میں کسی ملامت گر کی ملامت کی پروا نہ کریں۔احقاق حق کا فریضہ ادا کرتے رہیں۔

ہماری یہ درخواست اپنے تمام محبین کے لیے ہے، البتہ خصوصیت کے ساتھ ہمیں اپنے تلامذہ سے قوی امید ہے کہ وہ اپنے کہنہ سال اُستاذ کی عرض کی گئی باتوں کو ضرور قدر کی نگاہ سے دیکھیں گے۔

آخری بات یہ کہ آپ اس سلسلے میں اللہ تعالیٰ سے توفیق بھی چاہیں کہ وہ پروردگار آپ کو اس مبارک عمل کے لیے منتخب فرمالیں، تضرع، زاری، تبتل اور دعا اس راہ کا بہترین توشہ ہے......اللہ تعالیٰ آپ کا حامی وناصر ہو اور اپنی رضا کے مطابق کام لے لیں۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ سیدنا محمد وآلہ وصحبہ اجمعین

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معاشی حالات!

(۲)

حضرت مولانا مفتی عبدالرؤف سکھروی مدظلہ

(۲) حضرت زکریا علیہ السلام نے بھی بڑھئی کا پیشہ اختیار فرمایا۔

معلوم ہوا کہ حلال رزق کمانے کی خاطر محنت کرنا انتہائی پسندیدہ عمل ہے اور یہ انبیاء کرام علیہم السلام کا طریقہ ہے، لہٰذا اسے منصب نبوت ورسالت کے منافی سمجھنا اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی معاشی سرگرمیوں کو قابلِ اعتراض سمجھنا کسی طرح درست نہیں، لیکن اس کے ساتھ ساتھ یہ بات بھی مدِنظر رہنی چاہیے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے معاشی سرگرمیوں کو مقصدِ حیات نہیں بنایا تھا، بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انتہائی محدود پیمانے پر بقدرِ ضرورت تجارت کا شغل اختیار فرمایا، یہی وجہ ہے کہ سیرت کے مستند ترین مآخذ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی معاشی زندگی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے تجارتی اسفار وغیرہ کی تفصیلات بہت کم ملتی ہیں، اور احتیاط کا تقاضا بھی یہی تھا، لیکن آج کل چھپنے والی بعض کتب میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور دراز کے ممالک کی طرف اتنے زیادہ تجارتی اسفار کا تذکرہ کیا گیا ہے کہ جس سے یوں معلوم ہوتا ہے کہ گویا آپ صلی اللہ علیہ وسلم ساری زندگی بس تجارتی شغل ہی میں مشغول رہے۔ (معاذ اللہ!) یہ بے اصل اور خلافِ واقعہ باتیں ہیں۔

یہ چند تمہیدی باتیں تھیں، اب اصل مقصد کی طرف آتے ہیں، واللہ المستعان وعلیہ التکلان۔

حضور اکرم ﷺ کے آباء واجداد کا پیشہ:

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی آبائی سرزمین مکہ مکرمہ ایک وادی "غیر ذی زرع" تھی جہاں پانی کی قلت کی وجہ سے کھیتی باڑی اور زراعت نہیں ہوتی تھی، اسلئے وہاں کے باشندوں کی اکثریت تجارت پیشہ تھی، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آباء واجداد بھی تجارت کیا کرتے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جدِّ امجد "عبد مناف" کے تین بیٹے مطلب، ہاشم اور نوفل بہت بڑے تاجر تھے، جن کے مختلف ممالک کے ساتھ تجارتی مراسم تھے اور انہوں نے قریش کے لئے مختلف ممالک سے تجارت کے اجازت نامے حاصل کئے تھے، مولانا عبدالقدوس ہاشمی لکھتے ہیں:

"ابن سعد کی روایت ہے کہ "مُطّلب" نے قریش کیلئے نجاشی سے حبشہ میں، ہاشم نے ہرقل سے شام میں اور نوفل نے کسریٰ سے عراق میں تجارت کی اجازت حاصل کی، اور طبری کی روایت ہے کہ ہاشم نے ملوکِ شام یعنی رومیوں اور غسانیوں سے، نوفل نے کسریٰ سے عراق وفارس میں، اور "مطلب" نے حمیریوں سے یمن میں تجارت کے پروانے حاصل کئے، اور اسی وجہ سے انہیں "مُجیزین" کہا جاتا تھا۔" (حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی معاشی زندگی)

اور "ہاشم" نے قریش کے لئے موسم گرما وسرما کے سفروں کی تعیین کی تھی اور حکومتِ یمن اور حکومتِ روم سے قریش کے کاروانِ تجارت کی حمایت اور حفاظت کا پروانہ حاصل کیا تھا اور چونکہ راستے لوٹ مار اور غارتگری سے محفوظ نہ تھے، اس لئے ہاشم نے مختلف قبائل سے معاہدہ کیا کہ ہم تمہاری ضرورتیں پوری کرنے میں تعاون کریں گے اور تم ہمارے قافلوں کو کوئی ضرر نہ پہنچانا، قریش کے قافلے گرمی میں شام کی طرف جو ٹھنڈا ملک تھا، تجارتی سفر کرتے تھے اور سردی میں یمن کی طرف جو گرم ملک تھا، سفر کیا کرتے تھے، حضرت ابن عباسؓ کی ایک روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ سورۂ قریش میں اللہ تعالیٰ نے قریش پر اپنے جس انعام میں یعنی "ایلاف" (سردی، گرمی کے سفر بغیر کسی خوف وخطر کے کرنا)" کا تذکرہ فرمایا ہے، اس کا ظاہری سبب ہاشم ہی تھے، وہ روایت یہ ہے:

"عن ابن عباسؓ انہ قال: واللہ لقد علمت قریش ان اول من اخذ لہا الایلاف و أجاز لہا العیرات لہاشم واللہ ما شدت قریش خیلاً لسفر و لا أناخت بعیراً لحضر إلا بہاشم." (جامع الآثار فی السیر و مولد المختار، ج۲ ص۸۰)

ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ اللہ کی قسم! قریش یہ بات بخوبی جانتے ہیں کہ وہ پہلا شخص جس نے اُن کے لئے "ایلاف" حاصل کیا اور اُن کے قافلوں کو (دوسرے ممالک میں جانے کی) اجازت دلوائی، وہ ہاشم تھے، اللہ کی قسم! قریش نے کسی (مقام کی طرف) سفر کے لئے گھوڑے تیار نہیں کئے اور کسی جگہ قیام کے لئے

اُونٹ نہیں بٹھائے مگر ہاشم ہی کے واسطہ سے۔"

جناب ہاشم ایک مرتبہ قافلۂ تجارت کے ساتھ ملکِ شام روانہ ہوئے، مدینہ منورہ پہنچے تو وہاں قبیلۂ بنونجار کی ایک عورت سلمٰی بنت عمرو سے شادی کی اور اسی "سلمٰی بنت عمروؓ" کے بطن سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دادا جناب حضرت عبدالمطلب پیدا ہوئے، "ہاشم" کی مدح میں ایک شاعر کہتا ہے:

عمرو الذی ھشم الثرید لقومہ
قوم بمکۃ مسنتین عجاف
سنت الیہ الرحلان کلاھما
سفر الشتاء و رحلۃ الاصیاف

(الرّحیق المختوم)

ترجمہ: یہ عمرو (ہاشم کا اصل نام عمرو تھا) ہی ہیں، جنہوں نے قحط کی ماری ہوئی اپنی لاغر قوم کو مکہ میں روٹیاں توڑ کر شوربے میں بھگو بھگو کر کھلائیں اور سردی و گرمی کے دونوں سفروں کی بنیاد رکھی۔"

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دادا عبدالمطلب بھی تجارت کیا کرتے تھے، مولانا عبدالقدوس ہاشمی لکھتے ہیں:

"عبدالمطلب مالدار آدمی تھے، تجارت کے علاوہ اُن کے پاس کافی زمینیں تھیں۔"

(حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی معاشی زندگی)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا ابوطالب بھی تجارت پیشہ تھے، اور اُن کا وہ مشہور سفر جو شام کی جانب ہوا، جس میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اُن کے ساتھ تھے اور بحیرا راہب نے اُن کو مشورہ دیا تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو واپس بھیج دیں، وغیرہ وغیرہ، وہ سفر بھی تجارت ہی کی غرض سے ہوا تھا۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے والد ماجد نے بہت کم عمر پائی تھی، جو صاحب "سیرۃ المصطفیٰ" کے بقول، راجح قول کے مطابق ۱۸ سال ہے:

"حافظ علائی رحمہ اللہ اور عسقلانی فرماتے ہیں کہ صحیح یہی ہے کہ وفات کے وقت اٹھارہ سال کا سن تھا اور علامہ سیوطیؒ نے بھی اسی کو ترجیح دی ہے۔" (سیرت المصطفیٰ: ج ا، ص ۴۶)

اس لئے حضرت عبداللہ کی معاشی سرگرمیوں سے متعلق تفصیلات سیرت کی کتابوں میں نہ ہونے کے برابر ہیں، ہاں! اتنی بات ضرور ثابت ہے کہ انہوں نے بھی تجارت ہی کو ذریعۂ معاش بنایا تھا، اور آپ کا انتقال بھی ایک تجارتی سفر کے دوران ہوا تھا، حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ لکھتے ہیں:

"حضرت عبداللہ بغرض تجارت قافلہ کے ساتھ شام تشریف لے گئے، راستہ میں بیماری کی وجہ سے مدینہ منورہ ٹھہر گئے، قافلہ جب واپس مکہ مکرمہ پہنچا تو عبدالمطلب نے دریافت کیا کہ عبداللہ کہاں رہ گئے؟ قافلہ والوں نے کہا کہ بیماری کی وجہ سے اپنی ننھیال بنی نجار میں مدینہ ٹھہر گئے، عبدالمطلب نے فوراً ہی اپنے بڑے فرزند حارث کو مدینہ روانہ فرمایا، مدینہ پہنچ کر معلوم ہوا کہ حضرت عبداللہ کا انتقال ہو چکا ہے۔" (سیرت المصطفیٰ: ج ا، ص ۴۶)

یہ ساری تفصیل تو اس بات سے متعلق تھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے آباء و اجداد کا خاندانی پیشہ تجارت تھا، اب یہاں یہ ذکر کر دینا بھی دلچسپی سے خالی نہیں کہ وہ زیادہ تر کن اشیاء کی تجارت کیا کرتے تھے، معروف محقق جناب ڈاکٹر حمیداللہ صاحبؒ نے لکھا ہے:

"قدیم مؤرخین پیغمبر اسلام کے خاندان میں کسی صنعتی یا دستکاری سرگرمی کا حوالہ نہیں دیتے، کپڑے، اشیاءِ خوردنی، خشک میوہ جات، ہتھیار، خوشبویات اور سامانِ آرائش و زیبائش ہی صرف بڑی اشیاء تھیں، جن کی تجارت ہوتی تھی، ان میں سے پہلی دو اشیاء ہی ایسی تھیں جن کی خرید و فروخت سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا خاندان روزی کماتا تھا۔ (پیغمبر اسلام، ص: ۶۸)

حضور اکرم ﷺ کو ترکہ میں ملنے والا مال:

پیچھے گزر چکا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے والد ماجد نے بہت کم عمر پائی تھی اور بہت تھوڑا عرصہ انہیں تجارت وغیرہ کرنے کا موقع ملا تھا، اس لئے سیرت کی کتابوں میں ان کی ذاتی جائیداد اور مال و دولت کا تذکرہ بھی نہیں ملتا، اور ان کے والد حضرت عبدالمطلب اگرچہ ایک خوشحال سردار تھے اور اتنا مال مویشی رکھتے تھے کہ اپنی ایک منت جو اپنے ایک بیٹے کے ذبح کرنے کے بارے میں تھی، کے بدلے سو (۱۰۰) اُونٹ قربان کر سکتے تھے، لیکن اُن کی وراثت حضرت عبداللہ کو اس لئے نہ مل سکی تھی کہ اُن کا انتقال حضرت عبداللہ کی وفات کے بعد ہوا تھا، پس جب حضرت عبداللہ دنیا سے تشریف لے گئے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اُن کے ترکہ میں صرف پانچ اُونٹ، چند بکریاں اور ایک باندی جن کا نام "برکۃ" اور کنیت اُمِ ایمن تھی، ملی، اور جہاں تک ماں کی طرف سے کچھ مال و دولت کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ملنے کا سوال ہے تو باوجود اس کے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ محترمہ حضرت آمنہ بنت وہب ایک خوشحال خاندان کی بیٹی تھی اور اُن کے والد بنو زہرہ کے سردار تھے، جیسا کہ علامہ ابن ناصر الدین الدمشقی نے لکھا ہے کہ:

"و ابوھا سید بنی زھرۃ"... اور حضرت آمنہ کے والد بنو زہرہ کے سردار تھے...

(جامع الآثار: ج ۲، ص ۱۸۷)

لیکن حضرت آمنہ کو والد کی دولت و جائیداد میں سے حصہ نہیں ملا تھا، اس لئے کہ عربوں کا دستور اُس زمانے میں یہ تھا کہ وراثت صرف اُن کو ملتی تھی جو

(باقی صفحہ 14 پر)

اسلامی تعزیرات کی معاشرتی اہمیت

حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر مدظلہ

معاشرہ کا سماجی ڈھانچہ پانچ چیزوں پر اُستوار ہوتا ہے۔ اگر ان میں سے کسی ایک میں خلل آجائے تو اس سے معاشرہ کی بنیادیں متزلزل ہوجاتی ہیں، اس کا امن وسکون غارت ہوجاتا ہے اور معاشرے کا ہر فرد کرب اور بے چینی کا شکار ہوجاتا ہے۔ وہ پانچ چیزیں یہ ہیں: عقیدے کا تحفظ، نسب کا تحفظ، عزت وآبرو کا تحفظ، جان کا تحفظ اور املاک کا تحفظ۔

چناں چہ ہر عقل مند انسان جس کی ذہنیت غلط تربیت یا فاسد ماحول کی بنا پر مسخ نہ ہوگئی ہو وہ اپنے دین، اپنے نسب، اپنی جان، اپنی عقل اور اپنے املاک کو عزیز رکھتا ہے اور اُن کے تحفظ کا خواہاں ہے، وہ چاہتا ہے کہ اس کا دین اور عقیدہ محفوظ رہے، اس کی عزت وآبرو اور جان ومال پر کوئی آنچ نہ آئے، اس کا نسب ہر غلط آمیزش سے پاکیزہ ہو، اس کی عقل ہر قسم کے فتور سے محفوظ رہے اور وہ ہر اعتبار سے امن وسکون اور راحت کی زندگی بسر کرے اور اللہ کی ذات کے سوا اسے کسی کا خوف نہ ہو، وہ چاہتا ہے کہ جس معاشرے میں وہ زندگی بسر کررہا ہے وہ امن وسلامتی کا گہوارہ ہو۔ اس میں خیر اور عدل وانصاف کے چرچے ہوں۔ اس میں دینی اور اخلاقی اقدار کی قدر وقیمت کو ٹھیک طور سے محسوس کیا جاتا ہو اور اس سے شر وفساد کے آثار کا خاتمہ ہوجائے وہ اپنے معاشرے کو ایک پُرامن، باوقار اور ترقی یافتہ مثالی معاشرہ دیکھنا چاہتا ہے۔ جو قوتِ حاکمہ معاشرے کو کنٹرول کررہی ہو، یہ فرض اُس پر عائد ہوتا ہے کہ وہ معاشرے کے ہر فرد کو ان پانچ بنیادی حقوق کے تحفظ کی ضمانت دے اور ان سماج دشمن عناصر کی گوشمالی کرے جو معاشرے کی بنیادوں کو منہدم کرکے پورے معاشرے کو تہ وبالا کردینا چاہتے ہیں۔ اسلامی حدود وقصاص اور شرعی تعزیرات کی مشروعیت کا ایک اہم مقصد یہی ہے۔

اسلام نے انسان کو ساری مخلوق سے بلند مقام بخشا ہے اور اسے دوسری مخلوق پر عزت وفوقیت عطا کی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

”وَلَقَدْ کَرَّمْنَا بَنِیْ آدَمَ“ (اسراء:۷۰)

ترجمہ: ”اور ہم نے عزت دی آدم کی اولاد کو۔“ (ترجمہ شیخ الہندؒ)

اور اس کے عقیدہ، نسب، عقل، جان اور مال کے تحفظ کی ضمانت دی ہے۔ دین اور عقیدہ کی حفاظت کے لیے جہاد کو شروع کیا۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

”وَقَاتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ الَّذِیْنَ یُقَاتِلُوْنَکُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا ط اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ۔“ (البقرۃ:۱۹۰)

ترجمہ: ”اور لڑو اللہ کی راہ میں ان لوگوں سے جو لڑتے ہیں تم سے اور کسی پر زیادتی مت کرو بے شک اللہ ناپسند کرتا ہے زیادتی کرنے والوں کو۔“

نسب اور عرض کی حفاظت کے لیے نکاح کو مشروع کیا اور زنا اور تہمت لگانے کو حرام قرار دیا اور ان جرائم کے ارتکاب کرنے والے کے لیے حدود جاری فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے:

”اَلزَّانِیَۃُ وَالزَّانِیْ فَاجْلِدُوْا کُلَّ وَاحِدٍ مِّنْھُمَا مِائَۃَ جَلْدَۃٍ وَّلَا تَاْخُذْکُمْ بِھِمَا رَاْفَۃٌ فِیْ دِیْنِ اللّٰہِ اِنْ کُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ. وَلْیَشْھَدْ عَذَابَھُمَا طَآئِفَۃٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِیْنَ۔“ (النور:۲)

ترجمہ: ”بدکاری کرنے والی عورت اور مرد۔ مارو ہر ایک کو دونوں میں سے سو سو دُرّے اور نہ آوے تم کو اُن پر ترس اللہ کے حکم چلانے میں اگر تم یقین رکھتے ہو اللہ پر اور پچھلے دن پر۔ اور دیکھیں ان کی سزا کچھ لوگ مسلمان۔“

اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

”وَالَّذِیْنَ یَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ ثُمَّ لَمْ یَاْتُوْا بِاَرْبَعَۃِ شُھَدَآءَ فَاجْلِدُوْھُمْ ثَمٰنِیْنَ جَلْدَۃً وَّلَا تَقْبَلُوْا لَھُمْ شَھَادَۃً اَبَدًا. وَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْفٰسِقُوْنَ۔“ (النور:۴)

ترجمہ: ”اور جو لوگ عیب لگاتے ہیں پاک دامنوں کو پھر نہ لائے، چار شاہد تو ان کو مارو اسی (۸۰) دُرّے اور نہ مانو ان کی کوئی گواہی کبھی اور وہی لوگ ہیں نافرمان۔“

اسلام عقل کی بھی حفاظت کرتا ہے اس لیے اس نے شراب اور دیگر منشیات کو حرام قرار دیا اور اس کے پینے پر حد مقرر کی ہے وہ ہر فرد کی جان کی بھی حفاظت کرتا ہے اس لیے قتل کو جرم قرار دیا اور اس کے لیے قصاص کو مشروع کیا۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

"یٰۤاَیُّھَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا کُتِبَ عَلَیۡکُمُ الۡقِصَاصُ فِی الۡقَتۡلٰی۔" (البقرۃ:۱۷۸)

ترجمہ: "اے ایمان والو! فرض ہوا تم پر قصاص مقتولوں میں۔"

اور فرمایا:

"وَلَکُمۡ فِی الۡقِصَاصِ حَیٰوۃٌ یّٰۤاُولِی الۡاَلۡبَابِ لَعَلَّکُمۡ تَتَّقُوۡنَ۔" (البقرۃ:۱۷۹)

ترجمہ: "اور تمہارے واسطے قصاص میں زندگی ہے اے عقل مندو!"

وہ مال کی بھی حفاظت کرتا ہے، اس لیے اس نے حلال کمانے پر زور دیا ہے اور اس نے تجارت اور دیگر حلال وسائل کو شروع کیا ہے اور ناحق دوسرے کا مال کھانے کو حرام ٹھہرایا اور چوری کی سزا مقرر کی۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

"وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَۃُ فَاقۡطَعُوۡۤا اَیۡدِیَھُمَا جَزَآءًۢ بِمَا کَسَبَا نَکَالًا مِّنَ اللّٰہِ ط وَاللّٰہُ عَزِیۡزٌ حَکِیۡمٌ۔" (المائدۃ:۳۸)

ترجمہ: "اور چوری کرنے والا مرد اور چوری کرنے والی عورت کاٹ ڈالو ان کے ہاتھ، سزا میں ان کی کمائی کی، تنبیہ ہے اللہ کی طرف سے اور اللہ غالب ہے حکمت والا۔"

اسلام کے اقدامات سے ثابت ہوا کہ وہ ان کلیاتِ خمسہ (دین، نسب، عقل، جان، مال) کے تحفظ کو کتنی اہمیت دیتا ہے اور ان کی حفاظت کے لیے اسلامی معاشرہ کے ہر فرد کی کیسی صحیح اور حقیقی تربیت کرتا ہے۔ وہ اُن کے ضمیر کو زندہ کرتا ہے، ان کی معنوی روح کو بلند کرتا ہے۔ ان میں روحانی و اخلاقی اقدار کی عظمت پیدا کرتا ہے۔ ان میں اُلفت و محبت، ایثار و قربانی اور باہمی اکرام و احترام کا جذبہ پیدا کرتا ہے۔ یہ تربیت اسلامی تعلیمات اور صالحین کی مجالست سے حاصل ہوتی ہے اور اس تربیت کے بعد اسلامی معاشرے کا ہر فرد اپنے معاشرے کا ایک مفید رکن بن جاتا ہے۔ وہ اپنے مسلمان بھائی کے لیے وہی پسند کرتا ہے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے اور جس چیز کو اپنے لیے ناپسند کرتا ہے وہ دوسرے کے لیے بھی ناپسند کرتا ہے۔ اور جیسے اپنی جان و مال اور عزت و آبرو کی حفاظت کو ضروری سمجھتا ہے اسی طرح دوسرے کی جان، عزت اور مال کی بھی حفاظت کرتا ہے اور اس پر دست درازی کو ایسا ہی بُرا سمجھتا ہے جیسے اپنے اوپر دست درازی کو بُرا سمجھتا ہے۔ اس کے نفس میں ایک ایسی قوت پیدا ہوجاتی ہے جو اسے خیر پر آمادہ کرتی ہے اور شر اور دوسرے پر دست درازی سے روکتی ہے۔ حقیقت میں یہ وہ مثالی معاشرہ ہے جس میں امن و امان ہو اور عدل و انصاف کا دور دورہ ہو۔ ہماری اسلامی تاریخ کا ابتدائی دور ان مثالوں سے بھرا پڑا ہے۔ ہم پر ایسا دور بھی گزرا ہے جب قاضی صاحب مہینوں عدالت لگائے بیٹھے رہتے تھے اور ایک مقدمہ بھی ان کے یہاں پیش نہیں ہوتا تھا، عورت تنہا سفر کرتی تھی اور اسے اللہ کی ذات کے سوا کسی کا خوف نہ ہوتا تھا، کسی کی مجال نہ تھی کہ اس کی طرف آنکھ اُٹھا کر بھی دیکھے۔ یہ راحت و سکون، یہ امن اور چین، یہ عدل و انصاف جانتے ہو کس چیز کا نتیجہ تھا؟ اسلامی تعزیرات کا، اسلامی تعلیم و تربیت کا اور اسلامی اقدار کا۔ ہر معاشرے میں کچھ مریض نفوس بھی ہوتے ہیں جن پر تربیت و نصیحت کا کچھ اثر نہیں ہوتا۔ وہ صرف سختی کی زبان جانتے ہیں اور انہیں جرائم سے صرف حدود اور عقوبات ہی روک سکتی ہیں۔ معاشرے میں ایسے افراد کی مثال جسم کے ان مریض اعضاء کی سی ہے جن کے علاج کے لیے ٹیکے لگانے اور آپریشن کرنے کی ضرورت پڑتی ہے جب کہ اس کے ٹھیک ہونے کی اُمید ہو اور بیماری اپنے ابتدائی مرحلہ میں ہو، لیکن اگر کوئی عضو گل سڑ جائے تو اسے کاٹ کر جسم سے الگ کیے بغیر چارہ نہیں رہتا تا کہ اس کا زہر دوسرے اعضاء تک سرایت کر کے پورے جسم کی ہلاکت کا سبب نہ بنے۔ اسلامی حدود اور تعزیرات کا مقصد بس انہی معاشرتی مریضوں کا علاج ہے تا کہ وہ صحت یاب ہو کر معاشرے کے صحت مند افراد بن سکیں اور ایک صاف ستھرا اسلامی معاشرہ قائم رہے۔

کسی فرد کے عقیدہ، اس کی عزت، اس کی جان، اس کی عقل اور اس کے مال پر کسی قسم کی دست درازی اسلام کی نظر میں بہت بڑا جرم ہے جس سے معاشرتی نظام درہم برہم ہوجاتا ہے۔ اس لیے اس پر سخت اقدامات تجویز کیے گئے۔ تا کہ مجرم کو ارتکاب جرم سے باز رکھا جائے اور معاشرے سے فساد کا مادہ ختم کردیا جائے۔ اسلامی معاشرہ میں جب کسی شخص کو اس کا نفس اور شیطان کسی جرم کے ارتکاب پر آمادہ کرے گا تو وہ ارتکاب جرم سے پہلے بار بار پاداش عمل کو سوچنے پر مجبور ہوگا اور ہوش میں آ کر اس غلط ارادہ کو عملی جامہ پہنانے سے باز رہے گا۔

اَعداءِ اسلام جنہیں اللہ تعالیٰ نے نورِ ایمان سے ہی نہیں بلکہ معاشرتی امن کی حقیقی بنیادوں کو سمجھنے سے بھی محروم رکھا ہے۔ وہ ان شرعی حدود پر ناک بھوں چڑھاتے ہیں اور انہیں نَعُوۡذُ بِاللّٰہ "وحشیانہ سزاؤں" سے تعبیر کرتے ہیں۔ حالاں کہ بعض دفعہ وہ خود اپنے ملکوں میں معمولی جرائم پر اس سے بھی سخت سزائیں جاری کرتے ہیں۔ حقیقت میں یہ سب باتیں اسلام سے کینہ و عداوت اور بغض و عناد کی بنا پر کہی جاتی ہیں۔ ان دانش مندوں سے کوئی پوچھے کہ کیا ان سنگین جرائم کا ارتکاب "وحشی پن" نہیں؟ اور جس معاشرے میں چند انسان نما بھیڑیے گھناؤنے جرائم کا ارتکاب کر کے "وحشی" بن جائیں اور اربابِ اقتدار معاشرے کو ان "وحشیوں" سے نجات دلانے کے لیے کوئی ٹھوس اقدام نہ کریں۔ کیا چند دنوں میں وہ پورا

معاشرہ ''وحشی'' نہیں بن جائے گا؟ کوئی عقل مند انسان ان گھناؤنے جرائم کی سنگینی اور وحشی پن سے اِنکار نہیں کرسکتا جس کا اِرتکاب یہ مجرم کرتا ہے اور جس کا دِفاع یہ اَعداءِ اسلام کررہے ہیں۔

ذرا سوچیے کیا بلاوجہ کسی بے گناہ کی جان تلف کردینا ''وحشی پن'' نہیں؟ جسے ایک مجرم معمولی اسباب کی بنا پر قتل کرکے اس کی بیوی کو بیوہ اور اس کے چھوٹے چھوٹے معصوم بچوں کو یتیم بنادیتا ہے اور انہیں اپنے والد کے سایۂ عاطفت سے محروم کردیتا ہے؟

کیا یہ وحشیانہ حرکت نہیں کہ ایک مجرم پل بھر میں ایک مزدور یا ملازم کی مہینوں اور سالوں کی خون پسینے کی کمائی اُڑالے جاتا ہے اور اسے اور اس کے اہل وعیال کو ضروریاتِ زندگی تک سے محروم کردیتا ہے؟

ایک شہر یا ایک محلّہ کے باشندے نہایت امن وامان کی زندگی بسر کررہے ہیں، انہیں اپنی عزت، جان اور مال کا کوئی خطرہ نہیں، یکایک ایک مجرم آکر ان سب کی زندگی مکدر کردیتا ہے، اور ان کے امن اور سلامتی کو خوف اور پریشانی سے بدل دیتا ہے کیا یہ وحشی پن نہیں ہے؟ اور پھر جو شخص ایسے مجرم کی پشت پناہی کرتا ہے اور اس سے تعاون کرتا ہے یا اس پر رحم کھاتا ہے جسے بے گناہ مخلوق کمزوروں اور یتیموں اور بیواؤں پر ترس نہیں آتا کیا یہ شخص اس مجرم کی مانند ان وحشی جرائم کا اِرتکاب نہیں کررہا؟

''فَإِنَّهَا لَا تَعْمَى الْأَبْصَارُ وَلٰكِن تَعْمَى الْقُلُوبُ الَّتِي فِي الصُّدُورِ''
(الحج:۴۶)

ترجمہ: ''بات یہ ہے کہ آنکھیں اندھی نہیں، بلکہ سینوں کے اندر دل اندھے ہیں۔''

نیز یہ بھی معلوم ہونا چاہیے کہ اَعداءِ اسلام کے اعتراضات کوئی نئی چیز نہیں جوان کے اذہان کی اختراع ہو بلکہ قدیم زمانے سے ائمہ ضلال اس قسم کی باتیں کہتے رہے ہیں اور ہمیشہ اہل حق نے واضح اور مسکت جواب دے کر ان کو خاموش کیا ہے۔ چناں چہ ان ہی ائمہ ضلال میں سے ایک نے سرقہ کی سزا قطع ید کے بارے میں اعتراض کرتے ہوئے کہا تھا:

''ید بخمس مئین عسجد ودیت
مابالها قطعت فی ربع دینار۔''

ترجمہ: ''وہ ہاتھ جس کی دیت پانچ سو دینار ادا کی گئی۔ کیا وجہ ہے کہ اسے ربع دینار کے بدلے کاٹ دیا گیا۔''

اعتراض کا حاصل یہ ہے کہ اگر کسی کا ہاتھ غلطی سے کسی نے کاٹ دیا تو اس کی دیت پانچ سو دینار ادا کی جاتی ہے۔ لیکن عجیب بات ہے کہ یہی ہاتھ اگر چوتھائی دینار چوری کرے تو اس کے بدلے میں کاٹ دیا جاتا ہے۔ ایک عالم نے اس کا جواب یوں دیا:

''عزّ الامانة اغلاها وارخصها
ذلّ الخیانة فافهم حکمة الباری۔''

''امانت کے اعزاز نے اسے قیمتی بنادیا تھا اور خیانت کی ذلت نے اسے بے قیمت بنادیا۔ اللہ کی حکمت کو سمجھو۔''

جس کا حاصل یہ ہے کہ جب یہ ہاتھ امانت دار تھا کسی کے مال میں تعدی نہیں کرتا تھا تو یہ قیمتی تھا اور جب اس نے دوسرے کے مال پر تعدی کرکے خیانت کی تو بے قیمت اور ذلیل ہوگیا۔

ان اَعداءِ اسلام کی بڑی غلطی یہ ہے کہ وہ شرعی حدود پر اعتراض کرتے ہوئے انہیں انسانوں کے بنائے ہوئے قوانین پر قیاس کرتے ہیں۔ ایسے انسان جو نورِ ایمان سے محروم ہیں، جو صرف مادی عقل سے سوچتے ہیں اور جنہیں یہ معلوم نہیں ہوتا کہ کل کے حالات کیسے ہوں گے، وہ اپنے موجودہ ماحول کے حالات کو دیکھ کر ان ہی کی روشنی میں قوانین وضع کرتے ہیں، اس لیے کل جب حالات بدل جاتے ہیں تو مجبوراً انہیں وہ قوانین بدلنے پڑتے ہیں۔ اَعداءِ اِسلام اس بات کو بھول جاتے ہیں کہ شرعی حدود انسان کی وضع کردہ حدود نہیں بلکہ وہ آسمانی حدود ہیں، جن کو ایک ایسی ذات نے اُتارا ہے جو خالق بشر ہے اور جو انسان کی خصلت وجبلت اور اس کی طبیعت ومزاج سے واقف ہے جو قیامت تک کے آنے والے حالات سے واقف ہے، جو یہ جانتا ہے کہ فلاں جرم کتنا سنگین ہے، اس کی ٹھیک ٹھیک سزا جو عدل کی ترازو میں تول کردی جائے کتنی ہونی چاہیے اور جسے یہ خبر ہے کہ فلاں جرم کا اِرتکاب معاشرے پر کیا تباہی لاسکتا ہے اور اس کی روک تھام کیسے ہوسکتی ہے، اس نے جب یہ حدود اُتاری ہیں تو انہیں انسان کی اصلاح کے لیے اتارا ہے اور اس نے انسانی معاشرے کو امن اور چین مہیا کرنے کے لیے یہ تریاق نازل کیا ہے۔

حاصل یہ کہ حق تعالیٰ نے حدود وقصاص کے جو قوانین عطا کیے ہیں وہ انسانی ذہن کی اپج نہیں، جو آئے دن انسانی معاشرے پر قانونِ سزا نافذ کرنے کی مشق کرتے رہتے ہیں اور عطائی کی طرح جب ایک نسخہ فٹ نہیں آتا تو دوسرا بدل دیتے ہیں۔ نہیں! بلکہ یہ خدائی قوانین ہیں، جنہیں اس کے علم محیط اور حکمت کاملہ نے جرائم کی ٹھیک ٹھیک تشخیص کرنے کے بعد تجویز فرمایا ہے اور انہی کے نفاذ میں باعزت اور پُرامن زندگی کی ضمانت ہے لیکن جو عقول کہ حق کو سمجھنے سے قاصر ہیں یا جو مادیت اور شہوات میں گرفتار ہوکر فاسد ہوچکی ہیں وہ اس حقیقت کو نہیں سمجھ سکتیں، لہٰذا انہیں اسلام کے بجائے اپنے آپ کو ملامت کرنا چاہیے اگر چمگادڑ سورج کو نہیں دیکھ سکتی تو سورج کا اس میں کیا قصور ہے۔

آخر میں مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ایک شبہ کا ازالہ کیا جائے جو اَعداءِ اِسلام عامۃ المسلمین میں پھیلا کر حدود کے بارے میں غلط تاثر پیدا کرنے کی

ناکام کوشش کررہے ہیں۔ وہ تاثر یہ دیا جارہا ہے کہ اگر شرعی حدود جاری ہوں تو ہر طرف ہاتھ کٹے نظر آئیں گے۔ جگہ جگہ سنگساری ہورہی ہوگی۔ کوڑوں کے لیے ٹکٹکی بندھی ہوئی ہوگی۔ گویا یہ لوگ پہلے سے فرض کرلیتے ہیں کہ اسلامی معاشرہ کی اکثریت ایسی ہے، (حالاں کہ یہ بات مغربی معاشرہ کے بارے میں کہنا صحیح ہوگی۔) اور اعداءِ اسلام نے اپنے معاشروں کو دیکھ کر اسلامی معاشرہ کو بھی اسی پر قیاس کرلیا ہو مگر ہم کہتے ہیں کہ یہ اسلامی معاشرے کے بارے میں صرف بدگمانی نہیں بلکہ تہمت ہے۔ بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ اگر کسی نے پھل توڑ لیا یا لکڑی کاٹ دی یا کوئی اور معمولی چیز چرالی تو فوراً ہاتھ کاٹ دیا جائے گا۔ اس کے بارے میں اتنا سمجھ لیا جائے کہ اسلام نے جہاں جرائم پر حدود جاری کرنے کا حکم دیا وہاں اس کے ساتھ ساتھ قیود اور شرائط بھی لگائے ہیں۔ جب تک وہ سب شروط نہ پائی جائیں گی، اُس وقت تک شرعی حد جاری نہیں ہوتی۔ اور اگر تمام شروط موجود ہوں ایک شرط کی کمی ہو تب بھی حد ساقط ہوجاتی ہے۔ اگر اس میں کسی قسم کا معقول شبہ پیدا ہوجائے تب بھی حد ساقط ہوجاتی ہے۔ مثال کے طور پر چوری کی سزا کو لے لیجیے، اس کے ثبوت کے لیے کچھ شرائط ایسی ہیں جن کا تعلق مسروقہ مال سے ہے اور مسروقہ مال کی بھی ایک قیمت مقرر ہے اس سے کم نہ ہو۔ ان تمام شرائط کے پائے جانے اور شرعی شہادت کے بعد حد جاری ہوتی ہے۔ اس کے ساتھ شریعت نے اس کی بھی اجازت دی ہے کہ صاحب حق اگر چاہے تو سارق کا معاملہ عدالت تک پہنچنے سے پہلے اسے معاف بھی کرسکتا ہے۔ اس کی تفصیل اسلامی قانون (فقہ) میں موجود ہے۔

لیکن اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ اگر کسی شرط کی کمی یا شبہ کی بناء پر حد ساقط ہوجائے تو مجرم بالکل چھوٹ جائے گا یا وہ اس کو بہانہ بنا کر دوبارہ اس جرم کا اِرتکاب کرنے لگے۔ ایسی صورت میں عدالت پر ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ اس مجرم کو مناسب سزا دے تاکہ جرائم کا انسداد ہو اور معاشرہ ہر قسم کے فساد سے پاک ہوجائے۔ ☆☆☆

بقیہ:.... نبی اکرم ﷺ کے معاشی حالات

میدانِ جنگ میں دشمن کا مقابلہ کرنے کی سکت رکھتے ہوں، عورتوں اور چھوٹے بچوں کو اُس سے محروم رکھا جاتا تھا، امام ابن جریر طبریؒ اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں:

"لأن أھل الجاھلیۃ کانوا لا یقسمون من میراث المیّت لأحد من ورثتہ بعدہ، ممّن کان لا یلاقی العدوّ ولا یقاتل فی الحروب من صغار ولدہ، ولا للنساء منھم۔"

(طبری ج ۳، ص ۲۷۵)

ترجمہ: "دورِ جاہلیت میں وہ لوگ میت کی میراث میں سے اُس کے کسی ایسے وارث کو حصہ نہیں دیتے تھے جو نہ دشمن کا مقابلہ کرسکتا ہو اور نہ جنگوں میں قتال کرسکتا ہو، یعنی اس کے چھوٹے بچے اور (اسی طرح) وہ اپنی عورتوں کو بھی حصہ نہیں دیتے تھے۔"

یہ زمانہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی یتیمی اور غربت کا زمانہ تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دنیا کی ظاہری چمک دمک نہیں تھی اور اسی وجہ سے بنو سعد کی عورتوں نے رضاعت وحضانت کے لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو لے جانے سے انکار کردیا تھا کہ کچھ زیادہ "حق الخدمت" ملنے کی اُمید نہیں تھی، لیکن کسے خبر تھی کہ آج جسے چھوڑا جارہا ہے کل سارا عرب وعجم اُس کے قدموں پر گرنے والا ہے اور کون جانتا تھا کہ آج جس مکہ کی سرزمین میں وہ یتیمی کی زندگی گزار رہا ہے کل وہ اسی مکہ میں فاتح مکہ بن کر داخل ہونے والا ہے۔

(جاری ہے)

بقیہ:........... الجزائر میں قادیانی صہیونی کارندے گرفتار

خیال رہے کہ اباضی مذہب سنی اور شیعہ سے الگ ایک مختلف مذہب ہے۔ اس فرقے کے پیروکاروں کی اکثریت خلیجی ملک عمان میں ہے۔ عمان ملک کی ۷۰ فیصد آبادی اباضی مذہب کی تابع ہے۔ عمان کے علاوہ لیبیا، الجزائر اور تیونس میں اباضی فرقے کے افراد آباد ہیں۔ الجزائر کا غردایہ صوبہ ان کا ٹھکانہ ہے۔ لیبیا میں زوارہ نامی ساحلی علاقہ اباضیوں کا گڑھ ہے۔ لیبیا کے اباضی بھی امازیغی قبائل ہیں۔ تیونس کے جنوب مشرق میں خلیج قابس میں واقع جزیرہ جربہ اباضی فرقے کا خصوصی ٹھکانا ہے، چونکہ تیونس کے جربہ میں اباضیوں کے ساتھ یہودیوں کی ملی جلی آبادی ہے اور اس علاقے میں ہر سال دنیا بھر سے ہزاروں یہودی اپنے ایک مذہبی تہوار کے لئے آتے ہیں موساد کے جاسوس بھی زائرین کے بھیس میں آکر اباضی فرقے میں شامل اپنے جاسوسوں کو ہدایت دیتے ہیں اور انہیں لیبیا، تیونس اور الجزائر میں اپنے مذموم مقاصد کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ (بشکریہ روزنامہ اسلام کراچی، ۱۷/جنوری ۲۰۱۷ء)

اتباعِ سنت کا حاصل تمام امور میں اتباع ہے

اتباع سنت کا معنی لوگ صرف نماز، روزہ میں اتباع کرنے کو سمجھتے ہیں، حالانکہ ہر شے میں اتباع سنت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر شے کا طریقہ بتلایا ہے جو شخص بعض چیزوں میں اتباع کرے اور بعض میں کوتاہی کرے، اس کو اتباع کا جو ثمرہ ہے وہ نصیب نہ ہوگا، لوگوں کی معاشرت بہت ناقص ہوگئی ہے بعض محققین نے اس کی ایک مثال بیان فرمائی ہے کہ ایک کنویں میں پچاس ہاتھ رسی لگتی ہو اور کوئی اس میں چالیس ہاتھ رسی ڈالے تو پانی نہیں نکلتا۔

حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ

رئیس المحدثین حضرت مولانا سلیم اللہ خان رحمۃ اللہ علیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وسلامٌ علیٰ عبادہٖ الذین اصطفیٰ

۱۵؍جنوری ۲۰۱۷ء رات قریباً ساڑھے نو بجے حضرت مولانا سلیم اللہ خان کراچی میں انتقال فرماگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

مولانا سلیم اللہ خان اس وقت پاکستان کے دیوبندی مکتب فکر کے سب سے بڑے محدث، استاذ العلماء، قابل احترام، لائق تکریم سب سے بڑی مذہبی شخصیت تھے۔ آپ جامعہ فاروقیہ کراچی کے بانی، مہتمم اور شیخ الحدیث تھے۔ وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے صدر، تنظیمات مدارس دینیہ پاکستان کے رئیس تھے۔ آپ کو پورے ملک کے دینی حلقہ میں بڑا وقیع مرتبہ حاصل تھا۔ اپنے مکتب فکر کی تمام دینی جماعتوں کے سربراہان آپ کو اپنی اپنی جماعتوں کا سرپرست تسلیم کرتے تھے۔

آپ ۱۵؍دسمبر ۱۹۲۶ء کو انڈیا ضلع مظفر نگر کے قصبہ حسن پور میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی اسکول کی تعلیم یہاں سے حاصل کی۔ پھر دینی تعلیم کے لئے جلال آباد مدرسہ مفتاح العلوم میں داخل ہوئے۔ آخری تین سال دارالعلوم دیوبند میں رہ کر دورۂ حدیث شریف کی تکمیل کی۔ آپ شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنیؒ کے نامور شاگردوں میں شامل تھے۔ زہے نصیب! کہ فراغت کے بعد اپنی پہلی مادر علمی جلال آباد میں پڑھانا شروع کیا۔ اس وقت مدرسہ مفتاح العلوم کی حالت قابل ترس تھی۔ آپ نے دن رات محنت کر کے اسے سدا بہار بنادیا۔ چہار جانب سے طلباء آنے لگے۔ دورۂ حدیث شریف تک کی تعلیم ہونے لگی۔ چند سالوں میں آپ کی تدریس کی شہرت نے ملک گیر حیثیت حاصل کر لی۔ مظاہر العلوم سہارنپور، دارالعلوم دیوبند کے اساتذہ کے صاحبزادے آپ کے پاس پڑھنے کے لئے آنے لگے۔ یہ محض قدرت کا کرم، اساتذہ کے اعتماد کی برکات تھیں۔ حق تعالیٰ نے اس مدرسہ کو ایک بار پھر اصلھا ثابت وفرعھا فی السماء کا مصداق بنادیا۔

حضرت مولانا سلیم اللہ خان ۱۹۵۴ء میں پاکستان آئے تو دارالعلوم ٹنڈو اللہ یار خان میں پڑھانا شروع کیا۔ یہ وہ دور تھا کہ جب یہاں بڑے بڑے نابغہ روزگار حضرات تدریس کے مناصب پر براجمان تھے۔ ان حضرات کے ہوتے ہوئے آپ نے اپنی تدریس کا مقام رفیع حاصل کیا۔ تین سال یہاں پڑھانے کے بعد آپ پاکستان کے مفتی اعظم حضرت مفتی محمد شفیع دیوبندیؒ کی دعوت پر دارالعلوم کراچی آگئے۔ دس سال یہاں پر منتہی کتب کے فاضل اجل استاذ اور ماہر مدرس کے طور پر اپنا لوہا منوایا۔ ذالک فضل اللہ عظیما!

۱۹۶۷ء میں جامعہ فاروقیہ کی بنیاد رکھی۔ آج یہ ملک عزیز کے صف اوّل کے مدارس میں اپنا نمایاں مقام رکھتا ہے۔ اس کی کوہ قامت عمارتیں مولانا سلیم اللہ خان کے بلند حوصلہ پر دلالت کرتی ہیں۔ عرصہ ہوا کہ جامعہ فاروقیہ کی تمام تر عمارتیں اپنی تمام تر وسعتوں کے باوجود تنگ دامنی کی شکایت کرنے لگیں تو آپ نے حب سائیڈ پر وسیع رقبہ حاصل کر کے تعمیرات کا آغاز کیا۔ جو آج حقیقت ثابتہ کا مظہر ہیں۔ وفاق المدارس کی سربراہی دینی حلقہ میں ایک وقیع ورفیع منصب ہے۔ حضرت علامہ شمس الحق افغانیؒ، حضرت علامہ سید محمد یوسف بنوریؒ، حضرت مولانا خیر محمد جالندھریؒ، حضرت مولانا مفتی محمودؒ ایسے حضرات اپنے اپنے عہد میں اس کی قیادت کرتے رہے۔ قریباً چالیس سال سے مولانا سلیم اللہ خان وفاق المدارس کے ناظم اعلیٰ ورئیس چلے آرہے تھے۔ اس عرصہ میں وفاق المدارس نے جو ترقی کے منازل طے کئے جس سرعت کے ساتھ یہ کامیابیوں اور کامرانیوں کا چمکتا دمکتا نشان بنا، وہ تاریخ کا حصہ ہے۔

پرویز دور حکومت میں دینی حلقہ بالخصوص مدارس عربیہ پر جو سخت کڑا اور مشکل وقت آیا، یہ حضرت مولانا سلیم اللہ خان کی قیادت باسعادت اور جرأت و ہمت کا صدقہ ہے کہ نہ صرف وفاق المدارس بلکہ ملک کے تمام مکاتب فکر کے جملہ مدارس اور تنظیمات مدارس دینیہ کو دباؤ کے ماحول سے نکال کر امن و سلامتی اور خودمختاری کی کشتی کو ساحل مراد پر لا کھڑا کیا۔ بلاشبہ آج بھی گھٹن کا ماحول یا آزمائش کی بھٹی کی تلخی موجود ہے۔ لیکن سابقہ دور کے مقابل میں کچھ بھی نہیں۔ تمام تر حکومتی کوششوں کے باوجود وہی نصاب، وہی تعلیمی ماحول، وہی مدارس کی آزادی کا ماحول، تمام دینی قیادت کی بلند فکری اور بیدار مغزی کی دلیل بیّن ہے۔ جس کی زمام قیادت مولانا سلیم اللہ خان کے دست مبارک میں تھی۔ تمام تر آزمائشی دور میں آپ جس ثبات قدمی کے ساتھ میدان عمل میں ڈٹے رہے، آپ کی زندگی کا سنہری باب ہے۔ اس سے ہٹ کر صرف ختم نبوت کے تحفظ کے حوالے سے آپ کی خدمات جلیلہ کا جائزہ لیں تو وفاق المدارس کے درجہ سابعہ میں ’’آئینہ قادیانیت‘‘ کو داخل نصاب کیا۔ حضرت مولانا مرحوم کی ذات گرامی کی کمال ذمہ داری کو ملاحظہ کریں کہ اس کتاب کے لئے پہلے سوالات مرتب کرنے کا حکم دیا۔ ان کو پڑھ کر پھر جوابات کے لئے کتاب کی تیاری کا ارشاد فرمایا جب کتاب چھپ کر تیار ہوگئی تو کتاب کی ایک ایک سطر کو پڑھ کر اس میں نہ صرف ترامیم کیں بلکہ اس کی پروف ریڈنگ بھی کی۔ اس سے اندازہ فرمائیں کہ وہ کس قدر احساس ذمہ داری سے سرشار تھے کہ اس کی ایک ایک سطر کو بغیر نظر ثانی کے نہیں جانے دیا۔ ان مراحل کے بعد پھر نصاب کمیٹی میں اس کو منظور کرایا۔ پھر عاملہ میں لاکر حتمی منظوری سے سرفراز فرمایا۔ آپ کی صرف ایک یہ وہ نیکی ہے جو عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کی ذمہ داری کو نبھا رہی ہے۔ نہیں یاد کہ کسی ختم نبوت کانفرنس میں شرکت کے لئے درخواست کی ہو اور آپ نے عذر فرمادیا ہو۔ صحت کے زمانہ میں ہر حال میں شرکت فرماتے۔ بارہا چناب نگر ختم نبوت کانفرنسوں پر تشریف آوری سے سرفراز فرمایا۔ لاہور بادشاہی مسجد، اسلام آباد آل پارٹیز تحفظ ناموس رسالت کانفرنس، ختم نبوت کانفرنس ایبٹ آباد، اندرون سندھ ننگر چانگ، قدوم میمنت لزوم سے زیر احسان فرمایا۔

حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحبؒ کے آخری عہد میں کئی روز تک خانقاہ شریف قیام فرمایا۔ کہاں کراچی؟ کہاں خانقاہ سراجیہ؟ لیکن آپ کی نسبت نوازیوں کو دیکھئے اور سر دھنیئے، حضرت خواجہ خان محمد صاحبؒ کے جنازہ پر تشریف لائے۔ رش کی وجہ سے کئی میل وہیل چیئر پر سفر کیا۔ لیکن جنازہ میں شرکت فرمائی۔ حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ کے جنازہ پر تشریف لائے۔ جنازہ پڑھایا۔ تعزیتی مضمون لکھا اور بھرپور شفقتوں سے نوازا۔

فقیر راقم قارئین سے درخواست گزار ہے کہ مدرسہ ختم نبوت چناب نگر ضلع چنیوٹ میں واقع ہے۔ ضلع مسئول کے لئے، ہنستر بنانے کے لئے، حفظ کے مسئول کے لئے جو جائز درخواست کی وہ آپ نے پورا کرنے میں تاخیر نہ فرمائی۔ آپ نے ہمیشہ سچ کو اپنایا۔ خود حق و سچ پر چلے، اوروں کو چلنے کا پابند بنایا۔ یہی وہ آپ کی خوبیاں ہیں جو مدتوں آپ کی یاد دلاتی رہیں گی۔ وفاق المدارس کے سلسلہ میں آپ احساس ذمہ داری کا اتنا اونچا معیار مقرر کر گئے ہیں کہ اسے اب نظرانداز کرنا ممکن نہیں، تو مشکل ضرور ہوگا۔ حق تعالیٰ ہم سب کو آپ کے نقش قدم پر چلنے اور ان کی روایات کو زندہ رکھنے کی توفیق سے سرفراز فرمائیں۔ آمین!

حضرت مولانا عبدالحفیظ مکی

پاکستانی وقت کے مطابق ۹ بجے شب ۱۶؍جنوری ۲۰۱۷ء کو جنوبی افریقہ کے شہر ڈربن کے ہسپتال میں حضرت مولانا ملک عبدالحفیظ مکی انتقال کرگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

مولانا عبدالحفیظ مکی امرتسر میں پیدا ہوئے۔ بٹوارے کے بعد پاکستان فیصل آباد کارخانہ بازار میں آپ کا خاندان منتقل ہوا۔ آپ کے والد گرامی ملک عبدالحقؒ کاروباری انسان تھے۔ ٹرنک سازی کا کام شروع کیا اور اس میں خوب ترقی کی۔ ملک عبدالحقؒ کی مذہبی سرگرمیوں کا مرکز تبلیغی جماعت تھی اور ملک برادری کا یہ پورا کنبہ ہی تبلیغ سے جڑا ہوا تھا۔ ملک عبدالحقؒ اس زمانہ میں حج کے لئے حجاز مقدس گئے۔ اس دور میں والی حرمین، عصر کے بعد موجودہ باب عبدالعزیز کے باہر نشست کرتے تھے، لوگ درخواستیں دیتے وہ موقعہ پر احکام جاری کرتے۔ مولانا عبدالحفیظ مکی صاحب کے والد گرامی نے شہریت کی درخواست دی۔ انہوں نے منظوری دے دی۔ یوں آپ والدین سمیت سعودی شہریت کے مالک بن گئے۔ قدرت کے فیصلے دیکھئے! امرتسری سے لائل پوری (فیصل آبادی) بنے۔ اب لائل

پوری سے کی بن گئے۔ ان کا تبلیغ سے وابستگی کے باعث ہند کے اکابر تبلیغ سے پرانا تعلق تھا۔ حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریاؒ سمیت جو بھی حجاز مقدس تشریف لاتے ان کی میزبانی کا اس گھرانہ کو اعزاز حاصل ہوتا۔ مولانا عبدالحفیظ مکی نے مکہ مکرمہ میں عصری تعلیم حاصل کی۔ دورہ حدیث شریف کے لئے مظاہر العلوم سہارنپور گئے۔ فراغت کے بعد واپس تشریف لائے تو آپ حضرت شیخ الحدیث کی، پورے خاندان کی طرح بیعت کر چکے تھے۔ جب شیخ الحدیث حجاز مقدس تشریف لاتے تو جدہ ایئرپورٹ آمد سے واپسی تک آپ حضرت شیخ الحدیث کے سواری سمیت حاضر باش خادم ہوتے۔ مریدی، شاگردی اور تبلیغ کے اس تعلق نے اور گہرا رنگ اختیار کیا۔ حضرت شیخ الحدیث نے تصوف کے اسباق کی تکمیل پر آپ کو خلافت سے سرفراز فرمایا۔ مولانا عبدالحفیظ مکی کے پاس سعودی شہریت تھی۔ کبھی حضرت شیخ الحدیث مہینوں سعودی عرب، تو کبھی مکی صاحب مہینوں سہارنپور ساتھ رہے اور خوب رہے۔ پھر بیرون ممالک کے اسفار میں ساتھ رہا۔ ایک وقت تھا کہ اسفار کی ترتیب اور ڈاک ملک عبدالحفیظ صاحب مکی کے سپرد ہوتی تھی۔ حضرت شیخ الحدیث مستقل مدینہ طیبہ رہنے لگے تو حاضری کے مواقع اور زیادہ ہو گئے۔ حضرت شیخ الحدیثؒ کے مکاتیب پڑھنے سے اندازہ ہوتا ہے کہ مولانا ملک عبدالحفیظ مکی پر حضرت شیخ الحدیث بہت اعتماد فرماتے تھے۔ زہے نصیب!

راقم کا حضرت مکی صاحب سے تعلق سترکی دہائی سے ہے۔ اس پر گویا چالیس سال بیت گئے۔ اس دوران پاکستان، برطانیہ، بنگلہ دیش، حجاز مقدس نہ معلوم کتنے سفر اکٹھے ہوئے۔ کتنی میٹنگوں میں شرکت رہی، کتنی کانفرنسوں میں ساتھ رہا۔ عینی شہادت ہے کہ آپ اچھے انسان اور محبتوں والے شخص تھے۔ آپ کے جماعتی، تبلیغی، روحانی اسفار خوب ہوتے تھے۔ اس وقت بھی سفر پر تھے اور خوش بختی و بلند نصیبی ملاحظہ ہو کہ اس دوران رحمت حق کے حضور چل دیئے۔ رحمت عالم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے اللہ تعالیٰ ان کی خدمات کو شرف قبولیت سے نوازیں۔ آمین!

....

حضرت مولانا محمد اسلم چشتی، گوجرہ

گوجرہ میں مولانا محمد اسلم چشتی ۱۶ر جنوری ۲۰۱۷ء کی شام انتقال فرماگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

مولانا محمد اسلم چشتی جٹ برادری سے تعلق رکھتے تھے اور ہمارے مخدوم حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کے عزیز تھے۔ حضرت لدھیانویؒ، مولانا محمد اسلم صاحب کو مدرسہ احیاء العلوم ماموں کانجن ہمراہ لائے۔ ابتداء سے متوسط تک یہاں پر تعلیم حاصل کی۔ پھر جامعہ رشیدیہ ساہیوال پڑھتے رہے۔ آخری تین سال آپ نے کراچی جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن میں پڑھا۔ دورہ حدیث شریف، شیخ الاسلام حضرت بنوریؒ، مولانا محمد ادریس میرٹھیؒ، مفتی ولی حسن ٹونکیؒ ایسے حضرات سے پڑھا۔ آپ ذی استعداد عالم دین تھے۔ کتب پر بھرپور دسترس حاصل تھی۔ کہیں پڑھانے لگ جاتے تو ماہر مدرس ہوتے۔ مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ اور مولانا محمد اسلم چشتی کے خاندان میں ایک اور عالم دین تھے جو پنجاب کے نامور خطیب تھے۔ گھنٹوں بلاتکلف بولنے والے، خوبصورت مترنم آواز کے مالک، قادر الکلام خطیب، مولانا محمد سلیمان طارق وہ گوجرہ جامعہ مسجد کلاتھ مارکیٹ میں اوقاف کے خطیب تھے۔ ان کی ترقی ہوئی تو انہوں نے اپنی جگہ مولانا محمد اسلم چشتی کو خطیب لگوادیا۔ مولانا محمد اسلم صاحب اس زمانہ میں مدرسہ محمودیہ گوجرہ میں کتابیں بھی پڑھاتے رہے۔ مولانا اسلم خوب انسان تھے۔ ایک بار خیال اٹھا تو جوانی میں قرآن مجید یاد کرنا شروع کردیا اور حیرت ہے کہ ان کا عشق قرآن کا جذبہ جیت گیا اور وہ حافظ بن گئے۔ اس دوران آپ کی اہلیہ کا جوانی میں وصال ہوگیا تو دوسری شادی کی۔ اللہ تعالیٰ نے اولاد دی۔ سب کو قرآن مجید کا قاری اور عالم بنایا۔ وہ بہت درویش صفت انسان تھے۔ ان کا ظاہر و باطن ایک تھا۔ بیعت کا تعلق حضرت مولانا شاہ عبدالقادر رائے پوریؒ کے خلیفہ مجاز پیر جی عبدالعزیزؒ گیارہ چک والوں سے تھا۔ ان کی وفات کے بعد حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ سے بیعت کا تعلق قائم کیا اور خلافت پائی۔ گوجرہ آمد کے دوران سے لے کر دم وفات تک مجلس تحفظ ختم نبوت گوجرہ کے امیر رہے اور اس کام کے لئے خوب متحرک رہے۔ کمیٹی گراؤنڈ میں بڑی بڑی مثالی دو دو دن کی کانفرنسیں منعقد کرتے رہے۔ پہلے چنیوٹ پھر چناب نگر ختم نبوت کانفرنسوں میں تشریف لانا آپ کے معمولات کا حصہ تھا۔ اوقاف سے ریٹائرڈ ہوئے تو گوجرہ کے جس محلہ میں مکان تھا اسی محلہ میں مسجد و مدرسہ قائم کیا۔ عمر بھر اس کی آبیاری کرتے رہے۔ خود کو عوارض نے گھیر لیا تو سب کچھ بچوں کے سپرد کردیا اور خود ذکر الٰہی کے لئے وقف ہوگئے۔ زہے نصیب! کہ ذکر اللہ کرتے کرتے ہی اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہوگئے۔ اس شان سے گئے کہ دنیا عش عش کر اٹھی۔ ☆☆

ایمان ویقین کی طاقت

مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ

حضرت ابوبکرؓ کے یقین اور جوش نے مسلمانوں میں جذبۂ جہاد اور سرفروشی کی روح پیدا کردی تھی اس کا اندازہ کرنے کے لئے بیسیوں معرکوں میں سے صرف یمامہ کی جنگ کے حالات کافی ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ اس جذبہ اور روح کے بغیر ارتداد کا فتنہ عالم آشوب اور قبائل عرب کی نسلی عصبیت اور بدوی شجاعت کا مقابلہ (جس نے کچھ ہی عرصہ بعد ایران وشام کی فوجوں کے چھکے چھڑا دیے) ممکن ہی نہ تھا غور سے دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ اس قالب میں حضرت ابوبکرؓ کا یقین اور ان کا جذبہ کارفرما تھا۔

یمامہ نجد میں واقع ہے یہ قبیلہ بنی حنیفہ کا مرکز تھا۔ بنی حنیفہ جو ربیعہ کی ایک شاخ ہے اور قریش میں جو مضر کی ایک شاخ ہے جاہلیت میں سخت ترین عداوت اور موروثی دشمنی اور عصبیت تھی اسی قبیلہ میں مسیلمہ نے نبوت کا دعویٰ کیا اور کچھ لوگوں کو اپنی شعبدہ بازیوں سے اور زیادہ تر خاندانی عصبیت وحمیت کی بنیاد پر اور قریش کی دینی مرکزیت اور سیاسی طاقت کو توڑنے کے لئے اپنا ہمنوا بنالیا۔ حضرت ابوبکرؓ نے حضرت خالدؓ کو مسیلمہ کی سرکوبی کے لئے مقرر کیا اور مہاجرین وانصار اور اکابر صحابہؓ کی ایک بڑی جمعیت کو ان کے ساتھ کیا، بنو حنیفہ نے یمامہ کو اپنی چھاؤنی بنایا تھا، ان کے لشکر میں چالیس ہزار لڑنے والے تھے، جنگ سے پہلے بنو حنیفہ کے مقرر نے نہایت پرجوش تقریر کی اور سارے قبیلہ کو مرنے مارنے پر آمادہ کردیا، مہاجرین کا جھنڈا سالم مولیٰ ابی حذیفہؓ کے پاس تھا اور انصار کا جھنڈا ثابتؓ بن قیس کے پاس، لوگوں نے سالم سے کہا کہ ہمیں تمہاری طرف سے خطرہ ہے، انہوں نے فرمایا پھر میں حافظ قرآن کیسا تف ہے مجھ پر، دوسرے قبیلے اپنے اپنے جھنڈوں کے نیچے تھے، لڑائی شروع ہوئی اور اتنی سخت ہوئی کہ مورخ ابن اثیر لکھتا ہے کہ اس سے پہلے مسلمانوں کو اس سے سخت جنگ کبھی پیش نہیں آئی تھی، یہاں تک کہ مسلمانوں کے پاؤں اکھڑ گئے، مسلمانوں نے ایک دوسرے کو للکارا کہ کہاں جاتے ہو، انصار کے علم بردار ثابتؓ نے کہا: مسلمانو! پیچھے ہٹنے کا تم نے برا دروازہ کھولا ہے، اے اللہ! میں بنو حنیفہ (مرتدین) کے عمل سے بیزار ہوں اور مسلمانوں کے عمل سے معذرت خواہ ہوں یہ کہہ کر آگے بڑھے اور شہید ہوگئے۔ حضرت زیدؓ بن الخطاب نے جو حضرت عمرؓ کے بھائی تھے مسلمانوں کو آواز دی کہ نگاہیں نیچی کرلو، دانتوں کو دبا لو اور دشمن کے قلب میں گھس جاؤ اور مارتے ہوئے بڑھے چلو، حضرت ابوحذیفہؓ نے کہا کہ: اے قرآن والو! آج اپنے عمل سے قرآن کو آراستہ کرو۔ حضرت خالدؓ نے زور کا حملہ کیا اور دشمن کو بہت پیچھے دھکیل دیا، اب گھمسان کی لڑائی ہورہی تھی، بنو حنیفہ اپنے ایک ایک قبیلہ کا نام لے کر جوش پیدا کررہے تھے اور گھٹنے ٹیک کر لڑرہے تھے لڑائی کا یہ طور تھا کہ کبھی مسلمانوں کا پلہ بھاری معلوم ہوتا تھا کبھی مرتدین کا، اسی عرصہ میں سالمؓ مولیٰ ابی حذیفہؓ و زید بن الخطابؓ کام آگئے، حضرت خالدؓ نے لڑائی کا یہ رنگ دیکھا تو کہا: لوگو! ذرا الگ الگ ہوجاؤ تاکہ ہم کو ہر قبیلہ کی شجاعت اور سرفروشی کا اندازہ ہو اور اس کا پتہ چلے کہ ہمارا کون سا بازو کمزور ہے؟ جس سے ہم کو نقصان پہنچ رہا ہے، چنانچہ قبیلے قبیلے جدا ہوگئے اور لوگوں نے کہا کہ اب فرار سے شرم آنی چاہئے۔ اس کے بعد سخت خونریز معرکہ ہوا اور میدان لاشوں سے پٹ گیا، زیادہ تر مہاجرین وانصار اس معرکہ میں کام آئے۔ مسیلمہ ایک جگہ جما کھڑا تھا اور اس کے گرد لڑائی کی چکی چل رہی تھی، حضرت خالدؓ نے بھانپ لیا کہ جب تک مسیلمہ نہ مارا جائے گا، بنو حنیفہ کے حوصلے پست نہیں ہوں گے۔ حضرت خالدؓ سامنے آگئے اور یا محمداہ (جو اس وقت مسلمانوں کا شعار تھا) کہہ کر اپنے مقابلہ کے لئے للکارا اور جو سامنے آیا اس کو خاک وخون میں سلادیا، جب کئی پہلوان مارے گئے تو حضرت خالدؓ نے مسیلمہ کو آواز دی کہ مقابلہ پر آؤ، اس نے منظور نہیں کیا، حضرت خالدؓ نے زور کا حملہ کیا، مسیلمہ کے قدم اکھڑ گئے اور جو لوگ اس کے گرد وپیش تھے وہ اپنی جگہ پر برقرار نہ رہے، حضرت خالدؓ نے مسلمانوں کو للکارا اور مسلمان ہر طرف سے ٹوٹ پڑے اور بنو حنیفہ پسپا ہوگئے اور انہوں نے مسیلمہ کو آواز دے کر کہا کہ جس کا تم ہم سے وعدہ کرتے تھے وہ کہاں ہے؟ مسیلمہ نے کہا کہ اب اس وقت اپنے خاندان اور اپنے قبیلہ کی طرف سے لڑو، اس عرصہ میں بنو حنیفہ کے سردار محکم نے اپنی قوم کو آواز دی کہ باغ میں آجاؤ، بنی حنیفہ ہر طرف سے سمٹ کر باغ میں آگئے اور

دروازہ بند کرلیا، حضرت براؓ بن مالکؓ نے کہا کہ مسلمانو! مجھے اٹھا کر باغ میں پھینک دو، لوگوں نے کہا ایسا نہیں ہوسکتا، انہوں نے خدا کی قسم دی کہ مجھے باغ کے اندر ڈال ہی دو، چنانچہ لوگوں نے ان کو اٹھالیا اور وہ کسی طرح دیوار پر چڑھ گئے اور باغ میں کود گئے اور دروازہ کھول دیا، باغ میں پہنچ کر ایسی گھمسان کی لڑائی ہوئی کہ باید و شاید، فریقین کے کشتوں کے پشتے لگ گئے، خاص طور پر بنی حنیفہ کا سخت جانی نقصان ہوا، انصار کے علمبردار ثابت بن قیسؓ بھی شہید ہوئے، ان کا پاؤں ایک شخص کی تلوار سے کٹ گیا تھا، انہوں نے وہی پاؤں اس زور سے اس شخص کے منہ پر مارا کہ وہ مرگیا۔ حضرت وحشیؓ جو حضرت حمزہؓ کے قاتل تھے اور اپنے اس گناہ کے کفارہ کی فکر میں رہا کرتے تھے مسیلمہ کی تاک میں تھے انہوں نے اپنا بھالا پھینک مارا جو ٹھیک نشانہ پر لگا، ایک انصاری نے بڑھ کر مسیلمہ کی گردن اڑادی، مسیلمہ کا قتل ہونا تھا کہ بنوحنیفہ کے قدم اکھڑ گئے، مسلمانوں نے ان کو تلواروں پر رکھ لیا اور ان کے اکثر آدمی مارے گئے، مسلمانوں میں سے صرف مہاجرین میں سے تین سو ساٹھ آدمی کام آئے، سینکڑوں حافظ قرآن تھے، جنہوں نے اس میدان شہادت میں اپنے علم و عمل کا حق ادا کیا۔

بنی حنیفہ کے ایک سردار مجاعہ نے غلط بیانی اور فریب دہی سے حضرت خالدؓ سے ایسی صلح کرلی جس میں قبیلہ کی جان محفوظ ہوگئی، بعد میں دربار خلافت سے حکم آیا کہ بنوحنیفہ میں سے کوئی بالغ مرد نہ چھوڑا جائے مگر حضرت خالدؓ نے صلح نامہ کی پوری پابندی کی اور اطلاع دے دی کہ صلح ہوگئی تھی اس لئے اس کے خلاف نہیں ہوسکتا۔

حضرت عمرؓ نے اپنے بیٹے عبداللہؓ سے کہا کہ تم اپنے چچا پر قربان نہ ہوگئے، زیدؓ شہید ہوگئے اور تم زندہ موجود ہو، میں تمہارا منہ دیکھنا نہیں چاہتا۔ حضرت عبداللہؓ نے کہا کہ اس میں میرا کیا قصور ہے، ہم دونوں نے شہادت کی تمنا کی تھی ان کی تمنا پوری ہوگئی، میری تمنا پوری نہیں ہوئی۔

مسیلمہ کذاب، اسود عنسی، طلیحہ مدعیان نبوت کے یکے بعد دیگرے جب قتل و شکست اور مرتد قبائل کی ہزیمت اور قتل و غارت سے سارا عرب مرتدین سے صاف ہوگیا۔ حضرت ابوبکرؓ اور ان کے امرأ جیوش نے عرب کا گوشہ گوشہ اور قبیلہ قبیلہ مرتدین سے پاک کردیا اور مرتدین سے صاف طور پر کہلوادیا کہ ہم کفر پر تھے، ہمارے مقتول ناری اور تمہارے مقتول شہید ہیں جو کچھ میدان جنگ میں مسلمانوں کے ہاتھ آیا وہ مال غنیمت ہے اور ان کے ہاتھ سے جو مسلمان شہید ہوئے ان کی دیت (خون بہا) دی جائے گی اور جو مرتدین کے ہاتھ آیا ہے وہ مسلمانوں کو واپس کیا جائے گا اور جو اب بھی ارتداد پر باقی رہنا چاہتے ہیں وہ عرب کی سرزمین چھوڑ دیں اور جہاں سینگ سمائے چلے جائیں۔

> فتنۂ ارتداد کا خاتمہ حضرت ابوبکرؓ کا وہ کارنامہ ہے جس کی نظیر سے امتوں کی تاریخ خالی ہے، انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانشینی کا حق ادا کردیا۔ آج دنیا میں اگر اسلام محفوظ ہے اور اس کی شریعت بے کم و کاست موجود ہے تو یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (ارواحنا فداہ) کے بعد حضرت ابوبکرؓ ہی کی استقامت، عزیمت اور جدوجہد کا نتیجہ ہے

اس فتنۂ ارتداد کا خاتمہ حضرت ابوبکرؓ کا وہ کارنامہ ہے جس کی نظیر سے امتوں کی تاریخ خالی ہے، انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانشینی کا حق ادا کردیا۔ آج دنیا میں اگر اسلام محفوظ ہے اور اس کی شریعت بے کم و کاست موجود ہے تو یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (ارواحنا فداہ) کے بعد حضرت ابوبکرؓ ہی کی استقامت، عزیمت اور جدوجہد کا نتیجہ ہے، آج روئے زمین پر جہاں کہیں اسلام کا کوئی رکن ادا ہو رہا ہے، کوئی اسلامی شعار بلند ہے اور کہیں دین پر عمل ہو رہا ہے اس میں حضرت ابوبکرؓ کا حصہ ہے، آج نماز کی ہر رکعت، زکوٰۃ کا ہر پیسہ، روزہ کی ہر گھڑی، حج کے رکن کے ثواب میں حضرت ابوبکرؓ کا حصہ ہے، اس لئے کہ اگر زکوٰۃ کے بارہ میں ڈھیل دی جاتی اور فتنۂ ارتداد کے ساتھ رواداری برتی جاتی تو نہ نماز رہتی، نہ روزہ، نہ حج اور جب تک یہ دین دنیا میں باقی ہے (اور وہ قیامت تک باقی ہے) حضرت ابوبکرؓ کو اس امت کے اعمال کا اجر ملتا رہے گا۔ رضی اللہ عن ابی بکر وارضاہ۔ اور یہ عزیمت اور استقامت حضرت ابوبکرؓ کے اس یقین کا نتیجہ تھا جو ان کو مشکوٰۃ نبوت اور مرکز ایمان و یقین سے ملا تھا اور جس کی بنا پر وہ صدیق اکبرؓ کہلاتے ہیں جس کی بدولت انہوں نے دین کی گرتی ہوئی عمارت کو تھام لیا اور اس کی ڈوبتی ہوئی کشتی کو اپنی ہمت اور قوت سے پار لگادیا۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ہم پر ایک ایسا وقت آیا تھا اگر اللہ تعالیٰ بروقت ابوبکرؓ کو کھڑا نہ کردیتا تو ہماری ہلاکت میں کوئی کسر باقی نہیں رہ گئی تھی، ہم نے اس پر اتفاق کرلیا تھا کہ اونٹ کے بچے (زکوٰۃ کے جانور) کے بارہ میں ہم جنگ نہیں کریں گے اور مدینہ میں رہ کر اللہ تعالیٰ کی عبادت جو کچھ بن پڑے گی کرتے رہیں گے، یہاں تک کہ ہمارا وقت آجائے لیکن حضرت ابوبکرؓ اڑ گئے اور مرتدین کی ذلت و خواری اور ان کے فتنہ کے سدباب سے کم کسی چیز پر رضامند نہیں ہوئے۔ ☆☆

الجزائر میں قادیانی اور صہیونی

نیٹ ورک کے کارندے گرفتار

منصور عادل

شمالی افریقہ کے اہم عرب اسلامی ملک الجزائر میں گزشتہ دو سال کے دوران جاری فسادات، خونریز جھڑپوں، بدامنی اور لسانی وفرقہ وارانہ اشتعال انگیزی کے پیچھے قادیانی گروہ اور اسرائیلی ایجنسی موساد کا مشترکہ نیٹ ورک پکڑا گیا۔ صہیونی قادیانی شراکت سے الجزائر میں جون ۲۰۱۵ء سے لسانی اور فرقہ وارانہ فسادات رونما ہوئے تھے۔ قومی امن کو سبوتاژ کرنے کی مذموم سازش رواں ہفتے الجزائری سیکورٹی اداروں کے ہاتھوں ہونے والی گرفتاریوں سے بے نقاب ہوگئی ہے۔ الجزائر کے خصوصی سیکورٹی ادارے الدرک الوطنی نے ملک کے شمالی صوبہ غردایہ میں ایک خطرناک گینگ کو گرفتار کرلیا ہے۔ حراست میں لئے جانے والا گروپ ۱۰ افراد پر مشتمل ہے جو بدنام زمانہ اسرائیلی ایجنسی موساد کا جاسوس ہے اور یہودی ایجنسی کے اشاروں پر عرب دنیا کی دوسری مضبوط ترین عسکری قوت کے حامل ملک میں بدامنی اور افراتفری پھیلانے کے لئے سرگرم ہے۔

اس کے علاوہ ملک کے دوسرے علاقے سطیف میں کارروائی کرتے ہوئے الدرک الوطنی نے قادیانی گروہ کے ایک مرکز پر چھاپا مارا ہے جہاں سے نصف درجن افراد کو حراست میں لے لیا ہے۔ گرفتار افراد سے تحقیقات کے بعد معلوم ہوا ہے کہ وہ قادیانی فرقے سے تعلق رکھتے ہیں اور گزشتہ ایک سال سے ان کے خلاف گرفتاریوں کی مہم شروع ہونے کے بعد سے وہ خفیہ رہنے کی کوشش کررہے تھے۔ گرفتار افراد سے مزید تحقیقات کی جارہی ہے۔ اس فرقے کے اس سے قبل ۷۰ سے زائد افراد گرفتار کئے جاچکے ہیں۔

الجزائری ذرائع ابلاغ کے مطابق قادیانی گروہ غیرملکی اداروں سے مل کر الجزائر میں بدامنی پھیلانے کے لئے کوشاں ہیں۔ الجزائری جریدے کے رپورٹ کے مطابق الجزائر کے فرقہ وارانہ فسادات کا نشانہ بننے والے علاقے الغردایہ میں سیکورٹی فورسز کے چھاپے کے دوران حراست میں لئے جانے والے جاسوسوں کے پاس وائرلیس کی لاسلکی سیٹیں اور حساس کارروائیوں میں رابطوں کے لئے استعمال ہونے والی مہنگی ترین ٹیکنالوجی برآمد ہوئی ہے۔ حراست میں لئے جانے والے نیٹ ورک گروہ میں شامل افراد کا تعلق مالی، نائیجریا، اتھوپیا، گنی، لائبیریا، کینیا اور لیبیا سے ہے۔ موساد کے جاسوس گروپ کے مجرموں نے دوران تفتیش اعتراف کیا ہے کہ وہ موساد کے لئے جاسوسی کررہے تھے اور وہ الجزائر میں رہ کر گزشتہ پانچ برس سے سرگرم تھے۔

جون ۲۰۱۵ء میں الجزائر کے شمالی صوبہ غردایہ میں عربوں اور اباضی فرقے کے درمیان خونریز جھڑپوں کے پیچھے اسی گروپ کی سازش کارفرما تھی۔ یاد رہے کہ غردایہ میں ۲۰۱۵ء میں ہونے والے فسادات مالکی مسلک کے پیروکاروں اور اباضیہ مذہب کے تابعین کے درمیان ہوئے تھے۔ مالکیوں کی اکثریت عرب ہے جبکہ اباضی مذہب والوں کا تعلق امازیغی قبائل سے ہے جس کی وجہ سے یہ فسادات اگرچہ فرقہ وارانہ رنگ میں شروع ہوئے تھے لیکن بعد میں نسلی اور لسانی شکل اختیار کرگئے تھے۔ اس شورش کے نتیجے میں ۳۰ افراد قتل اور ۷۰۰ زخمی ہوئے تھے۔ غردایہ کی عدالت نے ان جاسوسوں کی سیکورٹی اداروں کو مزید تحقیقات کے لئے زیر تفتیش رکھنے کی اجازت دے دی ہے۔

موساد کے جاسوس گروپ نے اعتراف کیا ہے کہ انہوں نے الجزائر میں فسادات کروانے کے لئے سوشل رابطوں کی ویب سائٹس فیس بک اور ٹویٹر کو استعمال کیا ہے، وہ جھوٹی خبریں بنا کر پوسٹ کرتے تھے جس سے عوامی سطح پر بلوہ عام کرنے اور اشتعال پھیلانے کا کام لیا جاتا تھا۔ موساد کے جاسوس گروپ نے رواں ماہ الجزائر کے بعض علاقوں میں تاجروں کی پُرامن ہڑتال کو اپنے مخفی مقاصد کے لئے استعمال کرکے خونریز فسادات کرانے کی سازش کی تھی۔ حالیہ اور سابقہ فسادات کے درمیان یکسانیت تھی جس کی وجہ سے سیکورٹی اداروں نے کئی پہلوؤں پر تحقیقات شروع کی تھیں اور نتیجتاً موساد کا یہ نیٹ ورک پکڑا گیا۔

رپورٹ کے مطابق موساد نے الجزائر اور شمالی افریقہ کے دیگر اہم عرب ممالک میں فسادات کروانے کے لئے لیبیا، اتھوپیا، نائیجریا اور دیگر ایسے ممالک کے باشندوں کو بھرتی کیا ہے جہاں معاشی مشکلات کی وجہ سے لوگوں کو پریشانیوں کا سامنا ہے جب کہ الجزائر ایک ہمسایہ کی حیثیت سے ان ممالک کے باشندوں کو روزگار کے لئے اپنے ہاں آنے کی اجازت دیتا ہے۔ الجزائری ذرائع ابلاغ کے مطابق گرفتار نیٹ ورک گروہ کے رابطوں سے معلوم ہوا ہے کہ ان کے فرانس، اسرائیل اور دیگر یورپی ممالک کے ساتھ روابط تھے اور انہیں ہدایت وہیں سے ملتی تھیں۔

(باقی صفحہ 14 پر)

حضرت مولانا حافظ محمد اکرم طوفانی کا تبلیغی دورہ کراچی

رپورٹ: مولانا عبدالحی مطمئن

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما، خاتم النبیین ہارٹ سینٹر سرگودھا کے چیئرمین حضرت مولانا حافظ محمد اکرم طوفانی دامت برکاتہم مختصر تبلیغی دورہ پر سرگودھا سے کراچی تشریف لائے۔ یہاں پر ساتھیوں نے آپ کے تبلیغی واصلاحی پروگرام ترتیب دیے۔

پہلا پروگرام: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حلقہ اورنگی ٹاؤن کے زیراہتمام بروز پیر بعد نماز عشاء جامع مسجد مدنی چشتی نگر میں عظیم الشان سیرت خاتم الانبیاء کانفرنس منعقد ہوئی۔ پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا، نعتیہ کلام پیش کرنے کی سعادت حافظ محمد بلال اور محمد شجاع نیئر نے حاصل کی۔ حضرت مولانا حافظ محمد اکرم طوفانی دامت برکاتہم، خطیب کثیر البیان جامع مسجد یاسین آگرہ تاج کالونی لیاری کے امام وخطیب حضرت مولانا فضل سبحان مدظلہ، جامع مسجد مدنی چشتی نگر کے امام و خطیب استاذ العلماء حضرت مولانا محمد عقیل مدظلہ اور ختم نبوت اورنگی ٹاؤن کے ذمہ دار مولانا شعیب کمال کے بیانات ہوئے۔ خطباء نے اپنے بیانات میں کہا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا نصب العین پوری دنیا میں مسلمانوں کے ایمان کی حفاظت اور تمام غیرمسلموں کی ہدایت کی فکر کرنا ہے، یہ کام ہر مسلمان کی ذمہ داری ہے۔ تمام پروگرام میں حضرت طوفانی مدظلہ کے خادم خاص حافظ محمد کلیم اللہ نعمان سمیت علماء کرام، طلبا اور دیگر خدام ختم نبوت عاشقان رسول نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔

دوسرا پروگرام: حضرت مولانا مفتی ولی اللہ دامت برکاتہم متحرک اور منتظم عالم دین ہیں، جامعہ صدیقیہ کے نام سے دو بڑے اداروں کا اہتمام ان کے سپرد ہے۔ جامعہ صدیقیہ ترتیل القرآن جامع مسجد عیدگاہ لیاری ٹاؤن میں درس نظامی کے ساتھ تخصص فی الفقہ کا شعبہ بھی قائم ہے جس کے رئیس ذی استعداد عالم دین حضرت مولانا مفتی غلام حیدر مدظلہ ہیں جبکہ جامعہ صدیقیہ لیاقت آباد ٹاؤن میں شعبۂ ناظرہ، حفظ سمیت درجہ سابعہ تک کی تعلیم کا انتظام ہے۔ بروز منگل صبح ۱۰ بجے اسی جامعہ صدیقیہ لیاقت آباد ٹاؤن میں حضرت مولانا حافظ محمد اکرم طوفانی مدظلہ نے طلبا میں ترتیبی خطاب فرمایا، جس میں طلبا کو محنت، شوق اور لگن سے علم دین حاصل کرنے کی ترغیب دی اور تعلیمی اوقات کے علاوہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی ترتیب کی مطابق تحفظ ختم نبوت کا کام کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ اس بیان میں تمام طلبا کے ساتھ جامعہ صدیقیہ کے ناظم مولانا مفتی کفایت اللہ، اساتذہ کرام اور مولانا خالد محمود جتوئی، مولانا خالد محمود، مولانا مسعود احمد لغاری، مولانا عمیر ولی، مولانا ثاقب انس بھی شریک رہے۔

تیسرا پروگرام: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حلقہ لانڈھی کے زیراہتمام بروز بدھ بعد نماز مغرب جامع مسجد عقیلی مانسہرہ کالونی میں منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید کی سعادت جامعہ دارالعلوم کراچی کے مدرس مولانا قاری حبیب الرحمن نے حاصل کی جبکہ نعتیہ کلام معروف نعت خوان حافظ محمود خاطر اور حافظ عبدالرافع جلالی نے پیش کیا۔ نقابت کے فرائض عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع ملیر کے مبلغ مولانا مفتی محمد اسحاق مصطفیٰ نے انجام دیے۔ بعد مغرب جامع مسجد طیبہ ریلوے کالونی لانڈھی کے امام وخطیب مولانا احسن رابع الحسینی کا بیان ہوا، بعد نماز عشاء حضرت مولانا حافظ محمد اکرم طوفانی مدظلہ نے ایمان کی حقیقت و اہمیت اور عشق رسالت کی ضرورت اور افادیت پر جامع خطاب فرمایا۔ پروگرام کی صدارت جامع مسجد عقیلی کے امام وخطیب، مدرسہ ترتیل القرآن کے مہتمم حضرت مولانا حق نواز نے کی، جبکہ پروگرام کا انتظام ختم نبوت لائبریری مانسہرہ کالونی کے ناظم حافظ احمد الرحمن، ختم نبوت قذافی ٹاؤن کے کارکن حافظ محمد عبدالوہاب پشاوری اور ان کے رفقاء کار نے کیا۔ پروگرام میں مدرسہ تحفیظ القرآن لانڈھی کے مدرس، مسجد سبحان اللہ کے امام و خطیب مولانا سمیع الحق، مرکزی جامع مسجد نور مانسہرہ کالونی کے امام وخطیب مولانا شاکر اللہ کے علاوہ علماء کرام، طلبا اور عام مسلمانوں نے بھرپور تعداد میں شرکت کی۔

چوتھا پروگرام: حضرت طوفانی صاحب نے دفتر ختم نبوت جامع مسجد باب الرحمت پرانی نمائش چورنگی میں ماہانہ ختم نبوت اجتماع میں خصوصی خطاب فرمایا، جس میں فتنہ قادیانیت کی قدیم جدید صورت حال پر تفصیلی روشنی ڈالی اور دردبھری فکر میں سامعین کو اس بات پر آمادہ کیا کہ قادیانیوں کو اسلام کی دعوت دی جائے۔ انہیں کفر سے نکال کر اسلام میں داخل کرنے کی کوشش کی جائے۔ مرزا غلام احمد قادیانی کی

غلامی سے انہیں نکال کر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں شامل کیا جائے اور مسلمانوں کے ایمان کی حفاظت کے پیش نظر قادیانیوں کی تمام مصنوعات خصوصاً شیزان کمپنی کی مصنوعات اور یونیورسل اسٹیبلائزر کا بائیکاٹ کیا جائے۔ تمام سامعین نے تحفظ ختم نبوت کا کام اپنی زندگی کا نصب العین بنانے کا عزم مصمم کیا۔

پانچواں پروگرام: الحمدللہ! عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے زیر اہتمام تمام ٹاؤن کے دینی مدارس کے طلبا کے درمیان تقریری مقابلے منعقد ہوئے، جس کا عنوان تھا: ''عقیدۂ ختم نبوت قرآن و حدیث کی روشنی میں'' ٹاؤن کے مقابلہ میں اول، دوم اور سوم پوزیشن حاصل کرنے والے طلبا ضلعی مقابلہ میں شرکت کے حقدار قرار پائے۔ ضلعی تقریری مقابلوں کا عنوان تھا: ''عقیدۂ حیات عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت مہدی علیہ الرضوان۔''

بلدیہ ٹاؤن، سائٹ ٹاؤن اور اورنگی ٹاؤن کے نو طلبا کے لئے ضلعی تقریری مقابلہ بروز جمعرات بعد نماز مغرب جامعہ بنوریہ عالمیہ سائٹ ٹاؤن میں منعقد ہوا۔ یہ مقابلہ رئیس جامعہ حضرت مولانا مفتی محمد نعیم مدظلہ، ناظم مولانا غلام رسول اور شیخ الحدیث حضرت مولانا شیخ عزیز الرحمن مدظلہ کی زیر سرپرستی منعقد ہوا۔ میزبانی کے فرائض نائب ناظم جامعہ حضرت مولانا آفتاب الحق نے انجام دیئے۔ مقابلہ کے آخر میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا قاضی احسان احمد اور مولانا حافظ محمد اکرم طوفانی مدظلہ کے بیانات ہوئے۔ بیانات کے بعد نتیجہ کا اعلان کیا گیا۔ پوزیشن لینے والے تین طلبا کو خصوصی اور باقی طلبا کو اعزازی انعامات دیئے گئے۔ اس پروگرام میں مولانا محمد شعیب، مولانا سید مشتاق احمد شاہ شیرازی اور مولانا محمد تقی سمیت علماء، طلبا کی بڑی تعداد شریک رہی۔

چھٹا پروگرام: شادمان ٹاؤن نارتھ کراچی میں شہید ختم نبوت حضرت مولانا سعید احمد جلال پوریؒ کا لگایا ہوا گلشن دینی ادارہ مدرسہ امام ابو یوسفؒ جامع مسجد باب رحمت کے نام سے ہے۔ حضرت جلال پوری شہیدؒ کی شہادت کے بعد حضرت مولانا محمد اشفاق اور مولانا محمد انس مدرسہ کا انتظام سنبھالے ہوئے ہیں۔ یہاں حضرت مولانا حافظ محمد اکرم طوفانی مدظلہ نے جمعہ کے اجتماع سے خطاب کیا۔ جس میں کہا کہ قادیانی اپنے کفریہ عقائد کی بنا پر غیر مسلم ہیں، یہ اسلامی فیصلہ بھی ہے اور ۷/ستمبر ۱۹۷۴ء کو پاکستان کی قومی اسمبلی میں متفقہ طور پر بھی یہ ترمیم پاس ہوئی ہے۔ مگر ان تمام حقائق کے باوجود قادیانی دین اسلام کا فیصلہ مانتے ہیں نہ ہی آئین پاکستان کو۔ انصاف کی بات یہ ہے کہ اس ہٹ دھرمی کی بنا پر قادیانی اسلام اور پاکستان کے غدار ہیں، قادیانیوں کی سازشوں سے بچنے کے لئے ان سے دوری ضروری ہے، کیونکہ ان سے دوستی بھی غداری کے زمرہ میں آتی ہے۔ ڈاکٹر عبدالسلام سکہ بند متعصب اور پکا قادیانی گزرا ہے۔ قائد اعظم یونیورسٹی اسلام آباد کے شعبۂ فزکس کو عبدالسلام قادیانی کے نام موسوم کرنے کا فیصلہ قابل مذمت اور قابل ملامت ہے۔ یہ فیصلہ اسلام اور پاکستان کے غداروں کو نوازنے کے مترادف ہے۔ اللہ تعالیٰ وزیر اعظم کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

ساتواں پروگرام: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نارتھ کراچی کے کارکن محترم سید عرفان علی شاہ نے اپنے گھر پر بعد نماز مغرب مقامی نوجوانوں کے لئے تربیتی نشست کا انعقاد کیا تھا، جس میں حضرت مولانا حافظ محمد اکرم طوفانی اور حضرت مولانا قاضی احسان احمد نے بیانات کئے۔

آٹھواں پروگرام: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حلقہ جمشید ٹاؤن کے زیر اہتمام بروز ہفتہ بعد نماز عشاء جامع مسجد قدسی جمشید روڈ نمبر ا میں درس ختم نبوت کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں حضرت مولانا حافظ محمد اکرم طوفانی نے فتنۂ قادیانیت کی سنگینی پر تفصیلی گفتگو فرمائی۔ ایمان جیسی عظیم دولت کی حفاظت کے پیش نظر مسلمانوں کو فتنۂ قادیانیت اور قادیانی مصنوعات کے بائیکاٹ کی ترغیب دی۔ بیان میں جامع مسجد قدسی کے پیش امام مولانا محمد زکریا، مولانا محمد طیب، خالد عبداللہ، مولانا محمد صبیح، مفتی یاسین شیخ سمیت بڑی تعداد میں مسلمانوں نے شرکت کی۔

نواں پروگرام: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حلقہ بن قاسم ٹاؤن کے زیر اہتمام بروز اتوار بعد نماز ظہر جامع مسجد مصطفیٰ اسٹیل ٹاؤن میں ترتیب دیا گیا۔ جس میں مولانا قاضی احسان احمد اور مولانا حافظ محمد اکرم طوفانی مدظلہ کے بیانات ہوئے۔ انہوں نے فرمایا کہ ہر مسلمان اپنے اندر یہ احساس پیدا کرے کہ میں سب سے پہلے مسلمان ہوں، اللہ کا بندہ، غلام اور نبی کریم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا امتی ہوں میرا جینا مرنا اسی نسبت پر ہے۔ میری ملازمت، تجارت، لین دین اور معاشرت اسی مقصد کے لئے ہے۔ پروگرام میں حافظ محمد کلیم اللہ نعمان، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع ملیر کے مبلغ مولانا محمد اسحاق مصطفیٰ، محمد شہریار، حافظ محمد عبداللہ وہاب پشاوری سمیت دیگر مسلمانوں نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔

دسواں پروگرام: بن قاسم ٹاؤن میں نیشنل ہائی وے پر وائرلیس گیٹ میں جامع مسجد عائشہ واقع ہے جو ابھی زیر تعمیر ہے۔ مسجد کے امام وخطیب مولانا خالد محمود جتوئی ہیں جو جامعہ صدیقیہ لیاقت آباد ٹاؤن میں مدرس ہیں۔ حضرت امام صاحب کی پرخلوص دعوت پر حضرت مولانا حافظ محمد اکرم طوفانی اور مولانا قاضی احسان احمد اپنے رفقاء سمیت جامع مسجد عائشہ میں بروز اتوار بعد نماز ظہر تشریف لے گئے اور مسجد کا افتتاح

فرمایا۔ تعمیری مراحل کی تکمیل اور ظاہری باطنی مشکلات سے حفاظت کی دعائیں کی گئیں۔

گیارہواں پروگرام: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حلقہ بن قاسم ٹاؤن کے زیر اہتمام بروز اتوار بعد نماز مغرب جامع مسجد الہدیٰ قذافی ٹاؤن میں رکھا گیا تھا۔ تلاوت قرآن مجید کی سعادت مولانا قاری حبیب الرحمن نے جبکہ ہدیہ نعت حافظ عبدالرافع جلالی نے پیش کیا۔ حضرت مولانا قاضی احسان احمد نے بعد نماز مغرب تفصیلی خطاب فرمایا۔ ان کے بعد حضرت مولانا حافظ محمد اکرم طوفانی کا پُرمغز اور خصوصی خطاب ہوا۔ بیانات میں عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت و حقیقت، تحفظ ختم نبوت کی فضیلت، منکرین ختم نبوت، جھوٹے مدعیان نبوت کا انجام، فتنۂ قادیانیت کی خطرناک چالیں۔ تردید قادیانیت میں امت مسلمہ کا کردار اور آج کے مسلمانوں کی ذمہ داری پر سیر حاصل گفتگو ہوئی۔ اس پروگرام کا انتظام حافظ محمد عبدالوہاب پشاوری، حافظ مطیع اللہ حامد اور دیگر رفقاء کرام نے کیا تھا۔ مولانا مفتی محمد اسحاق مصطفی، حافظ احمد الرحمن، حافظ محمد کلیم اللہ نعمان، جامعہ تحفیظ القرآن شیر پاؤ لانڈھی کے مہتمم حضرت مولانا غلام اللہ، صدر مدرس حضرت مولانا شاہ رحمان سمیت علماء کرام اور عام مسلمانوں نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ ☆☆☆

مولانا مفتی محمد راشد مدنی کی تبلیغی مصروفیات

رپورٹ: مولانا عبدالحی مطمئن

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ حضرت مولانا مفتی محمد راشد مدنی گزشتہ دنوں رحیم یار خان سے تین روزہ تبلیغی دورہ پر کراچی تشریف لائے۔ آپ کی تبلیغی مصروفیات کی رپورٹ درج ذیل ہے:

جامعہ حمادیہ شاہ فیصل کالونی میں بیان:

جامعہ حمادیہ شاہ فیصل کالونی ایک قدیم دینی ادارہ ہے جو علوم دینیہ کی تعلیمات احسن طریقہ سے انجام دے رہا ہے۔ جامعہ کے بانی صاحب نسبت بزرگ، حضرت مولانا عبدالواحدؒ تھے جو حضرت مولانا حماد اللہ ہالیجویؒ کے خلیفہ مجاز تھے، اپنے شیخ کے نام پر انہوں نے جامعہ حمادیہ کی بنیاد رکھی۔ حضرتؒ کی وفات کے بعد آپ کے صاحبزادگان جامعہ کا انتظام سنبھالے ہوئے ہیں۔ اس وقت جامعہ میں شعبۂ ناظرہ، حفظ سمیت دورۂ حدیث تک مکمل درس نظامی کی تعلیم کا سلسلہ جاری ہے۔ منتظمین جامعہ کی خلوص بھری شفقت و اجازت سے یہاں ختم نبوت کے علماء کرام کا بیان طے پایا تھا۔ چنانچہ حضرت مولانا مفتی محمد راشد مدنی کا جامعہ حمادیہ میں تفصیلی بیان ہوا اور عیسائیت کی خلاف اسلام سازشوں کو بے نقاب کیا۔ بیان میں جامعہ کے تمام طلباء کے ساتھ اساتذہ کرام بھی شریک رہے۔ صاحبزادہ حضرت مولانا عاصم عبداللہ اور ناظم تعلیمات حضرت مولانا بلال فرید نے بہت ہی شفقت و محبت اور اکرام کا معاملہ فرمایا۔

عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس میں شرکت:

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے زیر اہتمام جامع مسجد قدسیہ مدرسہ انوار القرآن صدیقیہ ناظم آباد نمبر1 لیاقت آباد ٹاؤن میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ تلاوت کلام مجید کی سعادت حضرت مولانا قاری فضل لطیف نے حاصل کی جبکہ حافظ محمد یاسر سہروردی نے اپنے مخصوص انداز میں منظوم کلام پیش کیا۔

کانفرنس کے مہمان خصوصی حضرت مولانا مفتی محمد راشد مدنی نے اپنے خطاب میں عقیدۂ ختم نبوت کی حقیقت و اہمیت اور تحفظ ختم نبوت کی فضیلت کو عام فہم آسان انداز میں بیان کیا۔ نقابت کے فرائض ختم نبوت اورنگی ٹاؤن کے ذمہ دار مولانا شعیب کمال نے ادا کیے۔ جبکہ کانفرنس کی صدارت مدرسہ انوار القرآن صدیقیہ کے مہتمم حضرت مولانا خیرالحق ابرار نے کی۔ پروگرام میں جامع مسجد خاتم النبیین گرین ٹاؤن کے امام و خطیب مولانا مفتی عادل غنی، حافظ کلیم اللہ نعمان سمیت تمام طلبا اور اہل محلہ کی کثیر تعداد شریک ہوئی۔

مدرسہ فاطمۃ الزہراؓ للبنات میں بیان:

انجم ہومز ملیر میں مدرسہ فاطمۃ الزہراؓ للبنات کے نام سے دینی، معیاری ادارہ قائم ہے جس کے مہتمم جناب امام رضا ہیں، جس میں علاقہ بھر کی بچیوں کے لئے شعبۂ ناظرہ، حفظ سمیت مکمل درس نظامی کی تعلیم کا اعلیٰ انتظام اور بہترین علمی ماحول میسر ہے۔ بھائی امام رضا کی پُرخلوص دعوت پر حضرت مولانا مفتی محمد راشد مدنی نے خطاب کیا۔ عقیدۂ ختم نبوت، قیامت کی علامات، نزول عیسیٰ علیہ السلام، حضرت امام مہدی علیہ الرضوان، فتنۂ قادیانیت کی تازہ صورتحال اور امت مسلمہ کی ذمہ داری جیسے عنوانات تھے۔ بیان میں مدرسہ کی تمام طالبات، معلمات اور محلہ کی خواتین کے علاوہ مولانا مفتی عادل غنی، مدرسہ کے شیخ الحدیث مولانا ظاہر اللہ خان عباسی بھی شریک ہوئے۔

جامعہ اشرف المدارس پہلوان گوٹھ میں بیان:

شیخ العرب والعجم حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اخترؒ نے اشرف المدارس کے نام سے گلشن اقبال میں ایک ادارہ اور خانقاہ قائم کی جبکہ پہلوان گوٹھ کے قریب سندھ بلوچ سوسائٹی میں ایک عظیم الشان ادارہ جامعہ اشرف المدارس کے نام سے قائم فرمایا ہے۔ حضرت شیخؒ کی وفات کے بعد جامعہ کا اہتمام آپ کے فرزند ارجمند اور علمی و روحانی جانشین حضرت مولانا شاہ حکیم محمد مظہر مدظلہ کے سپرد ہے، جبکہ نائب مدیر کی ذمہ داری حضرت حکیم مظہر کے فرزند ارجمند اور جانشین حضرت مولانا محمد ابراہیم سرانجام دے رہے ہیں۔ ناظم تعلیمات حضرت مولانا مفتی ارشاد احمد اور

نائب ناظم حضرت مولانا مفتی حسین احمد ہیں۔ جامعہ میں شعبۂ ناظرہ، حفظ سمیت مکمل درس نظامی اور شعبہ تخصصات کا تعلیمی نظام موجود ہے، ہزاروں کی تعداد میں مسافر طلبا زیر تعلیم ہیں۔ جامعہ کا شمار ملک کی بڑی جامعات میں ہوتا ہے۔ جامعہ کی مسجد میں حضرت مولانا مفتی محمد راشد مدنی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اس وقت دنیا کو عالمگیر اور آفاقی دین و مذہب کی ضرورت ہے۔ عالمگیر مذہب کی پہچان چار باتوں سے ہوگی:

(۱) نبی کا یہ دعویٰ ہو کہ میں کل انسانیت کے لئے اللہ کا نبی ہوں۔ (۲) اس نبی کا معجزہ آج بھی موجود ہو۔ (۳) اس نبی کی تعلیمات محفوظ ہوں۔ (۴) وہ نبی آخری نبی ہو۔

یہ چاروں خصوصیات دین اسلام میں موجود ہیں اور کسی دین میں نہیں۔ تمام انبیاء میں سے صرف اور صرف ہمارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا دعویٰ ہے کہ میں ساری انسانیت کا نبی ہوں۔

تمام انبیاء کرام میں سے صرف ہمارے نبی کا معجزہ قرآن مجید اس وقت دنیا میں موجود ہے۔ تمام انبیاء کرام میں سے صرف ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات محفوظ ہیں اور تمام انبیاء کرام میں سے صرف اور صرف ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہی آخری نبی ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ لہٰذا ان حقائق، دلائل اور براہین کی بنیاد پر یہ بات کھل کر سامنے آتی ہے کہ روئے زمین پر سچا مذہب، قابل نجات شریعت اور اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ دین صرف اور صرف دین اسلام ہی ہے۔ اس بیان میں جامعہ اشرف المدارس کے تمام شعبہ جات کے طلبا کے علاوہ حضرت ناظم، نائب ناظم، مولانا محمد عادل غنی اور دیگر حضرات نے شرکت کی۔

ماہانہ ختم نبوت اجلاس میں بیان:

جامعہ اشرف المدارس گلستان جوہر میں کچھ عرصہ سے ائمہ مساجد اور دیگر علماء کرام کے لئے ماہانہ ختم نبوت اجلاس کا سلسلہ جاری ہے، جس میں علاقہ کے علماء کرام ختم نبوت سے متعلق اپنی ذمہ داریوں پر باہم گفت وشنید کرتے ہیں۔ اس ماہ کے اجلاس میں حضرت مولانا مفتی محمد راشد مدنی مہمان خصوصی تھے۔ جامعہ میں عمومی بیان کے بعد حضرت مفتی صاحب نے اجلاس میں خصوصی گفتگو فرمائی۔ انہوں نے کہا کہ علماء کرام انبیاء کرام کے وارث ہیں، انبیاء کرام علیہم السلام انسانوں کو کفر کے اندھیروں سے نکال کر ایمان کی دولت سے مالا مال کرتے تھے۔ آج علماء کرام کی ذمہ داری یہ ہے کہ تمام مسلمانوں کے ایمان کی حفاظت کے ساتھ ساتھ غیر مسلموں میں اسلامی تعلیمات اور اسلام کا پیغام پہنچائیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا نصب العین اور مقصد بھی یہی ہے، جس کے لئے یہ جماعت دنیا بھر میں مصروف عمل ہے۔ علماء کرام مجلس کے شانہ بشانہ چلتے ہوئے جماعت کے نظم اور ہدایات کے مطابق منبر ومحراب سے صدا بلند کریں۔ اجلاس میں مولانا عبدالماجد فاروقی، مولانا عبیدالرحمٰن زبیری، قاری فضل اکبر، ختم نبوت کراچی کے مبلغ راقم عبدالحی مطمئن، مولانا مفتی محمد عادل غنی اور دیگر احباب نے بھی شرکت کی۔

درس ختم نبوت مسجد اسریٰ نارتھ ناظم آباد:

نارتھ ناظم آباد میں نخن حسن چورنگی کے قریب جامع مسجد اسریٰ واقع ہے، جس کی سرپرستی شیخ الحدیث و مدیر جامعہ بنوریہ عالمیہ حضرت مولانا مفتی محمد نعیم مدظلہ کررہے ہیں۔ مسجد کے امام وخطیب جامعہ بنوری ٹاؤن کے قدیم فاضل حضرت مولانا مفتی محمد نعمان کشمیری کی خواہش پر حضرت مولانا مفتی محمد راشد مدنی کا بیان ہوا، جس میں انہوں نے عقیدۂ ختم نبوت، فتنۂ قادیانیت اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے کردار پر سیر حاصل گفتگو فرمائی۔ بیان میں کثیر تعداد میں نمازی اور احباب شریک ہوئے۔

خطبۂ جمعہ مسجد خاتم النبیین گرین ٹاؤن:

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے زیر انتظام گرین ٹاؤن میں مسجد خاتم النبیین کے نام سے مجلس کا دفتر اور مسجد کا نظم موجود ہے۔ دفتر کے ذمہ دار اور مسجد کے امام و خطیب مولانا مفتی محمد عادل غنی ہیں۔ مسجد تعمیرات کے آخری مراحل میں ہے۔ حضرت مولانا مفتی محمد راشد مدنی نے یہاں جمعۃ المبارک کے اجتماع سے خطاب فرمایا، جس میں فتنۂ قادیانیت کی سرکوبی اور تحفظ ختم نبوت سے متعلق عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی کوششوں کو بڑی تفصیل سے بیان کیا اور قادیانی مصنوعات خصوصاً شیزان کمپنی اور یونیورسل اسٹیبلائزر کے بائیکاٹ کی پرزور اپیل کی۔ ☆☆

والدین کی وفات کے بعد ان کی خدمت کی تلافی کی صورت کیا ہو؟

اکثر و بیشتر یہ ہوتا ہے کہ والدین کے مرنے کے بعد اولاد کو اس بات کا احساس ہوتا ہے کہ ہم نے کتنی بڑی نعمت کھودی اور ہم نے اس کا حق ادا نہ کیا، اس کے لیے بھی اللہ تعالیٰ نے ایک راستہ رکھا ہے، فرمایا کہ اگر کسی نے والدین کے حقوق میں کوتاہی کی ہو اور ان سے فائدہ نہ اٹھایا ہو تو اس کی تلافی کے دو راستے ہیں: ایک ان کے لیے ایصال ثواب کی کثرت کرنا، جتنا ہو سکے ان کو ثواب پہنچائیں، صدقہ دے کر ہو یا نوافل پڑھ کر ہو، یا قرآن کی تلاوت کے ذریعہ ہو، اس کے ذریعہ اس کی تلافی ہو جاتی ہے۔ دوسرے یہ کہ والدین کے اعزہ واقربا دوست احباب ہیں، ان کے ساتھ حسن سلوک کرے اور ان کے ساتھ بھی ایسا ہی سلوک کرے جیسا کہ ماں باپ کے ساتھ کرنا چاہیے، اس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ اس کوتاہی کی تلافی فرما دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

(مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہ از اصلاحی خطبات ج۴، ص۳۷)

تحفظ ختم نبوت کی خاطر قربانیاں

دوسری قسط

مولانا حذیفہ وستانوی

حضرت کاندھلویؒ فرماتے ہیں:

ختم نبوت اور اس کا مفہوم اور حقیقت:

ختم نبوت کے معنی یہ ہیں کہ نبوت اور پیغمبری حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکت پر ختم ہوگئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم انبیاء علیہم السلام کے خاتم (بالکسر) ہیں، یعنی سلسلۂ انبیاء کے ختم کرنے والے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سلسلہ انبیاء کے خاتم (بالفتح) یعنی مہر ہیں۔ اب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی قسم کا کوئی نبی نہ ہوگا، مہر کسی چیز کا منہ بند کرنے کے لیے لگاتے ہیں، اسی طرح حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم سلسلہ انبیاء پر مہر ہیں، اب آپ کے بعد کوئی اس سلسلہ میں داخل نہیں ہو سکے گا اور قیامت تک کوئی شخص اب اس عہدہ پر فائز نہ ہوگا۔ مہر ہمیشہ ختم کرنے اور بند کرنے کے لیے ہوتی ہے" کما قال تعالیٰ:

"یسقون من رحیق مختوم ختامہ مسک"

یعنی سربمہر بوتلیں ہوں گی اور شراب ان کے اندر بند ہوگی۔ "ختم اللہ علی قلوبھم" اللہ نے ان کے دلوں پر مہر لگادی ہے، یعنی کفر اندر بند کردیا ہے۔

(احتساب قادیانیت، ج:۲، ص:۵۱۴)

قرآن اور عقیدۂ ختم نبوت:

مفتی صاحب نوراللہ مرقدہ نے اس کے بعد "ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ خاتم النبیین وکان اللہ بکل شیء علیما" پر صفحہ ۵۰ سے صفحہ ۱۳۳ تک یعنی تقریبا ۸۴ صفحات پر پورے شرح وبسط کے ساتھ کلام کیا ہے، جو قابل مطالعہ ہے، لغت، احادیث اور آثار کی روشنی میں بڑی جامع تفسیر کی ہے۔ اس کے بعد مختصرا اس کے علاوہ دیگر تقریبا ۹۹ آیات کی مختصر تشریح کی ہے، وہ آیات یہ ہیں:

(۱) سورہ احزاب، پارہ ۲۲، ع ۲، آیت ۴۰، (۲) سورۂ مائدہ، پارہ ۶، ع ۵، آیت ۳، (۳) سورۂ آل عمران، پارہ ۳، ع ۱۷، آیت ۸۱، (۴) سورۂ اعراف، پارہ ۳، ع ۱۰، آیت ۱۵۸، (۵) سورۂ فرقان، پارہ ۱۸، ع ۱۶، آیت ۱، (۶) سورۂ نساء، پارہ ۵، ع ۸، آیت ۷۹، (۷) سورۂ قلم، پارہ ۲۹، ع ۴، آیت ۵۲، (۸) سورۂ انعام، پارہ ۷، ع ۸، آیت ۱۹، (۹) سورۂ ھود، پارہ ۱۲، ع ۲، آیت ۱۷، (۱۰) سورۂ نساء، پارہ ۶، ع ۳، آیت ۱۷۰، (۱۱) سورۂ انبیاء، پارہ ۱۷، ع ۷، آیت ۱۰۷، (۱۲) سورۂ نساء، پارہ ۵، ع ۱۴، آیت ۱۱۵، (۱۳) سورۂ واقعہ، پارہ ۲۷، ع ۱۴، آیت ۱۳/۱۴، (۱۴) سورۂ واقعہ، پارہ ۲۷، ع ۱۵، آیت ۳۹/۴۰، (۱۵) سورۂ مرسلات، پارہ ۲۹، ع ۲۱، آیت ۱۶/۱۷، (۱۶) سورۂ مائدہ، پارہ ۷، ع ۴، آیت ۱۰۱، (۱۷) سورۂ توبہ، پارہ ۱۰، ع ۱۱، آیت ۳۳، (۱۸) سورۂ فتح، پارہ ۲۶، ع ۱۲، آیت ۸۲، (۱۹) سورۂ صف، پارہ ۲۸، ع ۹، آیت ۹، (۲۰) سورۂ نساء، پارہ ۵، ع ۵، آیت ۵۹، (۲۱) سورۂ فتح، پارہ ۲۶، ع ۱۰، آیت ۱۷، (۲۲) سورۂ نساء، پارہ ۵، ع ۸، آیت ۸۰، (۲۳) سورۂ نساء، پارہ ۵، ع ۶، آیت ۶۹، (۲۴) سورۂ حدید، پارہ ۲۷، ع ۲۰، آیت ۲۹، (۲۵) سورۂ نساء، پارہ ۵، ع ۱۷، آیت ۱۳۶، (۲۶) سورۂ بقرہ، پارہ ۳، ع ۸، آیت ۲۸۵، (۲۷) سورۂ بقرہ، پارہ ۱، ع ۵، آیت ۴، (۲۸) سورۂ عمران، پارہ ۳، ع ۱۷، آیت ۸۴، (۲۹) سورۂ نساء، پارہ ۵، ع ۶، آیت ۶۰، (۳۰) سورۂ محمد، پارہ ۲۶، ع ۵، آیت ۲، (۳۱) سورۂ نساء، پارہ ۶، ع ۳، آیت ۱۷۰، (۳۲) سورۂ نساء، پارہ ۶، ع ۴، آیت ۱۷۶، (۳۳) سورۂ مائدہ، پارہ ۶، ع ۷، آیت ۱۵٬۱۶، (۳۴) سورۂ اعراف، پارہ ۹، ع ۸، آیت ۱۵۷، (۳۵) سورۂ اعراف، پارہ ۹، ع ۹، آیت ۱۵۴، (۳۶) سورۂ اعراف، پارہ ۹، ع ۱۰، آیت ۱۵۸، (۳۷) سورۂ انفال، پارہ ۹، ع ۱۷، آیت ۲۰، (۳۸) سورۂ انفال، پارہ ۹، ع ۱۷، آیت ۲۴، (۳۹) سورۂ انفال، پارہ ۱۰، ع ۲، آیت ۶۴، (۴۰) سورۂ انفال، پارہ ۱۰، ع ۴، آیت ۶۴، (۴۱) سورۂ توبہ، پارہ ۱۰، ع ۱۵، آیت ۷۱، (۴۲) سورۂ تغابن، پارہ ۲۸، ع ۱۵، آیت ۸، (۴۳) سورۂ صف، پارہ ۲۸، ع ۱۰، آیت ۱۰٬۱۱، (۴۴) سورۂ حدید، پارہ ۲۷، ع ۱۷، آیت ۷، (۴۵) سورۂ جمعہ، پارہ ۲۸، ع ۱۱، آیت ۲٬۳، (۴۶) سورۂ یوسف، پارہ ۱۳، ع ۶، آیت ۱۰۸، (۴۷) سورۂ نساء، پارہ ۶، ع ۲، آیت ۱۶۲، (۴۸) سورۂ نور، پارہ ۱۸، ع ۱۳، آیت ۵۱، (۴۹) سورۂ نور، پارہ ۱۸، ع ۱۳، آیت ۵۲، (۵۰) سورۂ نور، پارہ ۱۸، ع ۱۳، آیت ۵۴، (۵۱) سورۂ نور، پارہ ۱۸، ع ۱۳، آیت ۵۴،

(۵۲)سورۂ نور، پارہ ۱۸، ع ۱۳، آیت ۵۶،
(۵۳)سورۂ نور، پارہ ۱۸، ع ۱۵، آیت ۶۲،
(۵۴)سورۂ یٰس، پارہ ۲۲، ع ۱۸، آیت ۱۱،
(۵۵)سورۂ نور، پارہ ۱۸، ع ۱۵، آیت ۶۲،
(۵۶)سورۂ احزاب، پارہ ۲۲، ع ۶، آیت ۷۱،
(۵۷)سورۂ احزاب، پارہ ۲۲، ع ۱۷، آیت ۷،
(۵۸)سورۂ اعراف، پارہ ۱۸، ع ۸، آیت ۳،
(۵۹)سورۂ یونس، پارہ ۱۱، ع ۷، آیت ۱۳ تا ۱۴،
(۶۰)سورۂ انعام، پارہ ۸، ع ۷، آیت ۱۶۵،
(۶۱)سورۂ فاطر، پارہ ۲۲، ع ۱۷، آیت ۳۹،
(۶۲)سورۂ قمر، پارہ ۲۷، ع ۸، آیت ۱، (۶۳) سورۂ
انبیاء، پارہ ۱۷، ع ۱، آیت ۱، (۶۴) سورۂ نحل، پارہ
۱۴، ع ۷، آیت ۱، (۶۵) سورۂ شوریٰ، پارہ ۲۵، ع ۲،
آیت ۳، (۶۶) سورۂ انعام، پارہ ۷، ع ۱۱، آیت ۳۲،
(۶۷) سورۂ آل عمران، پارہ ۴، ع ۱۰، آیت ۱۸۳

(۶۸) سورۂ آل عمران، پارہ ۴، ع ۱۰، آیت ۱۸۴،
(۶۹) سورۂ انعام، پارہ ۷، ع ۷، آیت ۱۰،
(۷۰) سورۂ انعام، پارہ ۷، ع ۱۰، آیت ۳۴،
(۷۱) سورۂ یوسف، پارہ ۲۱، ع ۶، آیت ۱۰۹،
(۷۲) سورۂ رعد، پارہ ۱۳، ع ۱۱، آیت ۳۲،
(۷۳) سورۂ رعد، پارہ ۱۳، ع ۱۲، آیت ۳۸،
(۷۴) سورۂ نحل، پارہ ۱۴، ع ۱۲، آیت ۴۳،
(۷۵) سورۂ نحل، پارہ ۱۴، ع ۱۴، آیت ۹۳،
(۷۶) سورۂ فاطر، پارہ ۲۲، ع ۱۶، آیت ۳۱،
(۷۷) سورۂ بنی اسرائیل، پارہ ۱۵، ع ۸، آیت ۷۷،
(۷۸) سورۂ انبیاء، پارہ ۱۸، ع ۲، آیت ۲۹، (۷۹)
سورۂ حج، پارہ ۱۷، ع ۱۴، آیت ۵۲، (۸۰) سورۂ
فرقان، پارہ ۱۸، ع ۱۷، آیت ۲۰، (۸۱) سورۂ فاطر،
پارہ ۲۲، ع ۱۳، آیت ۴، (۸۲) سورۂ زمر، پارہ ۲۴،
ع ۴، آیت ۶۵، (۸۳) سورۂ حٰم السجدہ، پارہ ۲۴،

ع ۱۹، آیت ۴۳، (۸۴) سورۂ شوریٰ، پارہ ۲۵، ع ۲،
آیت ۳، (۸۵) سورۂ زخرف، پارہ ۲۵، ع ۸، آیت
۲۳، (۸۶) سورۂ زخرف، پارہ ۲۵، ع ۱۰، آیت ۴۵،
(۸۷) سورۂ زخرف، پارہ ۲۵، ع ۷، آیت ۶،
(۸۸) سورۂ فاطر، پارہ ۲۲، ع ۱۶، آیت ۳۲،
(۸۹) سورۂ احزاب، پارہ ۲۲، ع ۵، آیت ۲۶،
(۹۰) سورۂ فرقان، پارہ ۱۹، ع ۱، آیت ۲۷،
(۹۱) سورۂ سبا، پارہ ۲۲، ع ۹، آیت ۲۸، (۹۲) سورۂ
سبا، پارہ ۲۲، ع ۱۲، آیت ۴۶، (۹۳) سورۂ ابراہیم،
پارہ ۱۳، ع ۱۶، آیت ۲۷، (۹۴) سورۂ آل عمران،
پارہ ۳، ع ۱۲، آیت ۳۱، (۹۵) سورۂ محمد، پارہ ۲۶،
ع ۶، آیت ۱۸، (۹۶) سورۂ ص، پارہ ۲۳، ع ۱۴،
آیت ۸۷ تا ۸۸، (۹۷) سورۂ بقرہ، پارہ ۱، ع ۱۱،
آیت ۹۷، (۹۸) سورۂ بقرہ، پارہ ۱، ع ۱۲، آیت ۱۰۱،
(۹۹) سورۂ بقرہ، پارہ ۱، ع ۱۱، آیت ۹۱۔ (جاری ہے)

اعصاب اور مردانہ امراض کیلئے بہترین آزمودہ نسخہ
مکمل علاج، مکمل خوراک
قیمت 3000 روپے
وزن 600 گرام
معجون قوتِ اعصاب زعفرانی
133 اجزاء سے مرکب
☆ خوشگوار زندگی کے لمحات مزید پرکیف
☆ اعضائے خاص کی تمام بیماریوں میں مفید
☆ قوت خاص اور امساک کے لئے نادر نسخہ
☆ ہضم کی درستگی اور پیدائش خون میں اضافہ کا ضامن
☆ جریان، احتلام، ہڈیوں، پٹھوں کی کمزوری اور تھکاوٹ کیلئے مفید
33 اجزا

معجون تسکین دل
دل کے تمام امراض کے لیے مفید ہے
دل کے درد، شریانوں کی بندش، دل کی کمزوری، دل کی گھبراہٹ
دل کا بے ترتیب اور تیز چلنا، بلڈ پریشر کا کم یا زیادہ ہونا
اور دل کے دیگر امراض کی اصلاح کرتا ہے۔
قیمت 1200 روپے
جگر و معدہ کی اصلاح کرکے نیا خون پیدا کرتا ہے۔
وزن 500 گرام
عام جسمانی کمزوری میں بھی انتہائی مؤثر اور مفید ہے۔

پاکستان بھر میں فری ہوم ڈلیوری
0314-3085577
فیصل فوڈز ستارہ پلازہ، ڈی گراؤنڈ پیپلز کالونی فیصل آباد

لا نبی بعدی
مرکزی جامع مسجد کبیر ریلوے اسٹیشن نواب شاہ
سالانہ
ختم نبوۃ کانفرنس
اہل اسلام سے شرکت کی اپیل ہے
18 فروری 2017
بروز ہفتہ
بعد نماز مغرب
محمد انیس
محمد اکمل
اسماعیل
محمد سلیم
محمد یونس
عبدالکریم
حزب اللہ
مہمانان خصوصی
حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب مدظلہ
ملتان
خطیب پاکستان
حضرت مولانا محمد رفیق جامی صاحب
فیصل آباد
قاری کامران احمد
حیدر آباد
قاضی احسان احمد
مفتی حفیظ الرحمن
حافظ اشتیاق احمد
تجمل حسین
محمد امجد مدنی
سراج احمد
عبداللہ
عبدالستار
محمد ارشاد
عبدالخالق
محمد یاسین
نیاز اللہ
محمد حنیف
عبدالرؤف
حبیب اللہ
ثناء اللہ
نیاز احمد
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ
نواب شاہ
0302-6961841
0301-2675316
0300-3773657

Reg. No.: SS 160

تحفظ ختم نبوۃ کانفرنس
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کے زیر اہتمام
جامع مسجد بندر روڈ سکھر
21 فروری 2017
منگل
بعد نماز مغرب
قاری جمیل احمد بندھانی
عبد اللطیف اشرفی
محمد حسین ناصر
مفتی مسعود افضل
مفتی عبد الباری
سائیں عبد المجیب قریشی
احسان احمد
مسعود احمد سومرو
عبد القیوم ہالیجوی
شاہین ختم نبوت، فاتح قادیانیت
حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب مدظلہ
مرکزی رہنما عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان
خطیب نکتہ داں
حضرت مولانا عبد الکریم ندیم
خان پور
خطیب پاکستان
حضرت مولانا محمد رفیق جامی صاحب
فیصل آباد
اسد اللہ
سعد اللہ ندیم
محمد ارسلان ملک
جہانیاں
عطا محمد
محمد ایوب شاہ
نذیر احمد
محمد حنیف
رشید احمد
خالد حسین
تاج محمد
شفیع محمد
خلیل الرحمٰن
مفتی شبیر احمد عثمانی
مولانا قاری رحیم بخش چاچڑ
ممتاز احمد
حافظ محمد میر معاویہ
محمد بشیر حسین
منیر احمد
محمد مبین
محمد اویس
0302-3623805
0300-3131165
سکھر
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ
امیر
آغا سید محمد شاہ